Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

شمارہ 40

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

27 شوال 1431 ہجری۔ 7 اخاء 1389 ہش۔ 7 اکتوبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو

دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ۔ (سورۃ اٰل عمران:۹۳)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اسکو خوب جانتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا'' (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۸)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب)

☆......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)

''قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸ الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

''میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپکو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۶)

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جارہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اِس الٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہمارے انصار اور لجنہ کی ذمہ داری ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرکے آئندہ نسل کیلئے وہ پاک نمونہ قائم کرنے والے بن جائیں جو ہماری نسلوں کی روحانی ترقی کی ضمانت بن جائے

اگر ہم اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنے کی کوشش کرتے رہے تو رحمت اور فضل کے دروازے ہم پر کھلتے چلے جائینگے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اکتوبر 2010 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج مجالس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے کے اجتماعات شروع ہو رہے ہیں۔ اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی اجتماعات ہو رہے ہیں یہ دونوں تنظیمیں بڑی اہم ہیں اور جماعتی ترقی اور تعلیم و تربیت اور اگلی نسلوں کو سنبھالنے کیلئے ۴۰ سال سے اُوپر کے مرد اور عورتیں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر اپنی ذمہ داری کو ہماری عورتیں اور مرد حقیقی رنگ میں محسوس کرلیں اور ان پر بھرپور طور پر توجہ دیں اور ادا کرنے کی کوشش کریں تو اگلی نسل کے جماعت کے ساتھ جڑے رہنے اور اخلاص و وفا میں بڑھتے رہنے کی ضمانت مل سکتی ہے۔

جہاں تک جماعتی ترقی کا سوال ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے اور اس بات کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اسی طرح وعدہ ہے جیسے آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تسلی دلائی تھی کہ آخری زمانے میں آپؐ کے غلام صادق کے مبعوث ہونے کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور دور شروع ہوگا جس میں اسلام کا آخری غلبہ ہوگا۔

فرمایا: یہ ترقی تو انشاء اللہ جماعت کا مقدر ہے راستے کی مشکلات بھی ہوتی ہیں جیسے دوسری الٰہی جماعتوں کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جماعت احمدیہ کو وقتاً فوقتاً ان مشکلات سے گذرنا پڑتا ہے۔ جب مومن ان مشکلات سے گزرتا ہے تو سونے کی مانند آگ سے کندن بن کر نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں آزمائش بھی کرتا ہوں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کیلئے آزماتا ہے۔ کبھی کسی اور کبھی کسی امتحان میں سے گزارتا ہے۔ یہ امتحان ایمان میں مضبوط لوگوں کے ایمان میں مزید اضافہ کرتا ہے اور کمزور اور معترض ہر جماعت میں ہوتے ہیں۔ ان کے اعتراضات بڑھتے بڑھتے ان کے ایمان کیلئے بھی خطرہ بن جاتے ہیں۔ اسی طرح مخالفتیں کمزور ایمان کو ابتلا میں ڈال دیتی ہیں۔ پس مومن کا امتحان اسے مزید صیقل کرنے اور خدا کا قرب دینے کیلئے ہے اور مِن حیث الجماعت جماعت کیلئے نئے راستے کھولنے کیلئے ہے نہ کہ مغلوب کرنے کیلئے۔

فرمایا: یہ ابتلاء انبیاء اور ان کی جماعتوں کیلئے فتوحات کے دروازے کھولنے کیلئے ہے۔ اگر ہم اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے جو بھی ابتلاء اور امتحان آئیں گے اس میں سے کامیابی سے گزرنے کی کوشش کرتے رہے تو رحمت اور فضل کے دروازے ہم پر بھی کھلتے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ فرمایا تو ساتھ ہی فرمایا کہ یہ یقینی غلبہ اسلئے ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ یعنی اللہ قوی اور تمام طاقتوں والا ہے اور وہی اپنی تمام صفات کی وجہ سے قابل تعریف اور ہر چیز پر غالب ہے۔

فرمایا: ہمیشہ ہمیں اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کی قائم کردہ جماعت نے اللہ کے وعدے کے مطابق غالب آنا ہے۔ راستے کی مشکلات ناکامی کی نہیں بلکہ کامیابی کی علامت ہیں۔ اگر ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف نظر رکھیں گے۔ اپنے آپ کو اور بچوں کو اس نظام کا حصہ بنائے رکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تو ہم بھی اس رحمت اور فضل کے حاصل کرنے والے بن جائیں گے جو خدا تعالیٰ نے جماعت کیلئے مقدر کئے ہوئے ہیں اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی فتوحات دیکھیں گی۔

فرمایا: جس طرح بچوں کی دنیوی حالت کی فکر ہوتی ہے اسی طرح ان کی دینی حالت کی بھی فکر ہونی چاہئے یہی تقویٰ ہے اور یہ اُس عہد کا حق ادا کرنے کی کوشش ہے جو ہم اپنے اجلاسوں میں دُہراتے ہیں۔

فرمایا: یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی ترقی ہماری اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقاء ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت اور اسلام کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بلکہ اس خدا کی تقدیر ہے جو تمام طاقتوں کا مالک خدا ہے اور وہ ناقابل شکست اور غالب ہے اگر ہم میں سے کوئی راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں، اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے کی کمی ہماری اولادوں کو دین سے دور لے جاتی ہے۔ اگر کوئی ابتلاء ہمیں یا ہماری اولادوں کو ڈانواں ڈول کرنے کا باعث بن جاتا ہے تو اس سے دین کے غلبہ کے فیصلہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہاں جو کمزوری دکھاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں پھر خدا تعالیٰ اور لوگوں کو سامنے لے آتا ہے، نئی قومیں کھڑی کر دیتا ہے۔ فرمایا: اس بہت ہی اہم بات کو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اسے سامنے رکھتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کی فکر کی ضرورت ہے۔

فرمایا: اس سلسلہ میں سب سے اہم بات ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں۔ انصار اللہ کی عمر ۴۰ سال سے شروع ہوتی ہے۔ اس عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور سوچ میں گہرائی پیدا ہوجاتی ہے اس عمر میں آخرت کی فکر بھی ہونی چاہئے۔ ایک احمدی نے اپنے عہد بیعت میں اقرار کیا ہوا ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرنی اور اعلیٰ اخلاق اپنانے ہیں۔ اس لئے اسے عمومی طور پر اور اس پختہ عمر میں خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے شرائط بیعت کا خلاصہ پیش کرنے کے بعد فرمایا: یہ باتیں انسان کے تقویٰ کا باعث ہیں اور یہ کم از کم معیار ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک احمدی سے توقع فرمائی ہے۔

فرمایا: اللہ سے محبت ایمان میں ترقی اور تقویٰ میں ترقی کا باعث بنتی ہے۔ ہمارے انصار اور لجنہ کی ذمہ داری ہے کہ تقویٰ میں ترقی کر کے آئندہ نسل کیلئے وہ پاک نمونہ قائم کرنے والے بن جائیں جو ہماری نسلوں کی روحانی ترقی کی ضمانت بن جائے۔ عورت اور مرد ہر ایک اپنے دائرے میں بعض فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جن کا پورا کرنا دونوں کا فرض ہے۔ اس کے لئے لائحہ عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت کی صورت میں ہمارے سامنے رکھ دیا ہے، اس پر غور اور عمل ہونا چاہئے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے لوگوں میں شامل فرمایا ہے۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی مکمل پیروی کریں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین دنیا میں پھیلا سکیں۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور اپنی نسلوں میں وہ ایمان پیدا کریں جس سے آگے انصار اللہ بنتے چلے جائیں۔ یہ تبھی ہوسکتا ہے جب ہم عہد بیعت کو سامنے رکھیں اور اس کی ہر شق کے نمونے آگے اپنی اولاد کے سامنے پیش کرتے جائیں تبھی نحن انصا ر اللہ کا نعرہ جاری رہے گا۔

فرمایا: حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں تو کچھ نسلوں بعد اللہ پر ایمان اور تعلیم کی پیروی ختم ہوگئی تھی اور اللہ واحد و یگانہ کی ذات تو پیچھے چلی گئی اور ایک عاجز سے بندہ اور اس کا رسول خدا کے مقابل پر لا کر کھڑا کر دیا گیا لیکن مسیح محمدی کے ماننے والوں نے توحید کے قیام اور اسے اپنی نسلوں میں جاری رکھنے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے اور وہ روحانی غلبہ حاصل کرنا ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور اپنی نسلوں میں بھی نحن انصار اللہ کا نعرہ بلند کرنے والے پیدا کرتے جانا ہے یہاں تک کہ دنیا میں اسلام کا غلبہ ایک نئی شان سے دیکھیں۔

فرمایا: مسیح محمدی کے غلاموں نے خدا سے تعلق کو نہ اپنی ذات میں کم ہونے دینا ہے نہ اپنی نسلوں میں کم ہونے دینا ہے ورنہ پہلے حواریوں کی نسلوں کی طرح ایمانی کمزوری پیدا ہوتے ہوتے شرک کی حالت پیدا ہو جائے گی جیسے دوسرے مسلمان قبروں اور پیروں وغیرہ کے شرک میں مبتلا ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے حقیقی تعلیم بتا کر ہمیں اس قسم کے شرکوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں خاص طور پر نمازوں کا قیام اور اس کا حق ادا کرنے اور اس سلسلہ میں اپنی اولادوں کی نگرانی اور دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا: انصار اللہ کو اپنے جائزے لیتے ہوئے اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کا ادا کرنا اُن پر فرض ہے۔ انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہر شخص اس بات کی پابندی کرے کہ میں نے قرآن کریم کی تلاوت ہر صورت میں روزانہ کرنی ہے۔ اسی طرح خواتین کا اور جماعت کے ہر فرد خاص طور پر جنہوں نے اگلی نسل سنبھالنی ہے، کا فرض ہے کہ اپنے نمونے قائم کریں۔

فرمایا: شرائط بیعت پر عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ایک احمدی کا کم از کم معیار ہے اور انصار اللہ اور لجنہ کو ان باتوں کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا: ماؤں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر مردوں اور عورتوں میں اُس سلسلہ میں ایک کوشش اور دوڑ ہو تو اگلی نسلیں خدا کے قریب ہوتی چلی جائیں گی اور جو بھی عورت اور مرد نیکیوں میں قدم مارنے والا ہوگا، خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بن کر اپنی دنیاوی عاقبت سنوار لے گا اور اپنی نسلوں کی حفاظت اور تقویٰ پر چلنے کے سامان کرلے گا اور جو اپنے فرض کو ادا کرے گا نہ اپنے عہد کی وجہ سے پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق دے۔ اس زمانہ کے امام کے ساتھ سچا اور اخلاص و وفا کا تعلق ہو اور ہم آپؑ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں اور ہماری ایک کے بعد دوسری نسل توحید کے قیام اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی چلی جائے۔

☆☆☆

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اپنی بیشمار برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات پہلے سے بہتر رہے اور تمام شعبوں کے کارکنان نے بھی بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا۔ یہ سب لوگ شکریہ کے مستحق ہیں۔

غیر از جماعت مہمانوں نے بھی انتظامات کو سراہا۔ شاملین جلسہ کی جلسہ کے پروگراموں میں شمولیت، اسی طرح عبادت، دعاؤں اور ذکر الٰہی کی طرف بھی زیادہ توجہ نظر آئی۔ سیکورٹی کے انتظامات بھی بہتر رہے۔ مہمانوں نے بھی ہر لحاظ سے تعاون کیا۔

ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے اپنا خاص ہاتھ رکھتے ہوئے اور نصرت فرماتے ہوئے تمام شعبہ جات کے کارکنان کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ ہماری نظر ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی ہے۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں جو اپنے فضلوں سے ہمارے کاموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے اور بہتر نتائج بھی پیدا فرماتا ہے اور دشمن کے منصوبوں کو بھی خاک میں ملاتا ہے۔

(ممتاز مصری عالم مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی وفات۔ مرحوم کے اخلاص و وفا اور خدمات دینیہ کا مختصر تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 6/ اگست 2010ء بمطابق 6 ظہور 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ گذشتہ اتوار جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ سب سے پہلے تو ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جھکنے چاہئیں۔ اور حقیقی مومن کا یہی رویہ ہونا چاہئے کہ محض اور محض اس کے فضل سے تمام کام بخیر و خوبی انجام کو پہنچے۔ اللہ کرے کہ ہم اس اہم بات کو ہمیشہ سمجھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ابتدا ہی اس بات سے کی ہے کہ ایک حقیقی مومن اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہے تا کہ اس کی ابتداء سے انتہاء تک اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال رہے اور خدا تعالیٰ ہر لمحے یاد آتا رہے۔ قرآن کریم کی پہلی آیت ہی بسم اللہ سے شروع ہوتی ہے جو کہ اِس بات کا اعلان ہے کہ مَیں اپنے خدا کے نام کے ساتھ اس عظیم کتاب کو پڑھتا ہوں جس نے میری دین و دنیا کی بقا کیلئے اُسے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمایا۔

پس ایک مومن کو یہی نصیحت ہے کہ اپنے ہر کام کی ابتدا بِسْمِ اللّٰهِ سے کرو۔ اور پھر اللہ کے نام کے ساتھ، بِسْمِ اللّٰهِ کے بعد جن صفات کا استعمال کیا گیا ہے وہ دو ہیں۔ گو اللہ تمام صفات کا جامع ہے۔ ایک اَلرَّحْمٰن اور دوسرے اَلرَّحِيْم ہے۔ اَلرَّحْمٰن وہ ہے جو بے انتہا کرم کرنے والا ہے۔ بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت ہی ہے جو بے انتہاء رحم کرتے ہوئے اپنا کرم فرماتی ہے۔ جو کسی کام کو کرنے کے لئے ایسے حالات پیدا کرتی ہے، ایسے انتظامات کرتی ہے جو کسی انسان کی کوشش سے نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی بہت سی صفات اپنے بندوں کے لئے صفتِ رحمانیت کا نظارہ دکھاتے ہوئے بروئے کار لا رہا ہوتا ہے۔ اور پھر صفت رَحِيْمِيَّت ہے جو صفت رحمانیت کے عموم سے ہٹ کر عباد الرحمٰن کے لئے خاص طور پر اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ ایک مومن جب اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کے لئے اس کے حضور جھکتا ہے، تمام امور کے بااحسن انجام پانے کے لئے اس کی مدد اور رحمت کا امیدوار ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے جلوے دکھاتا ہے اور یہ تائید و نصرت کے جلوے ہم نے اس جلسہ کے دوران بھی دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے بھی نظارے ہم نے دیکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے نظارے بھی ہم نے دیکھے۔ اور ان کو دیکھ کر ہم میں شکر گزاری کی کیفیت بھی پیدا ہوتی رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اس شکر گزاری اور اللہ تعالیٰ کا عبدِ شکور بننے کی وجہ سے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کے اس وعدے سے بھی فیض پاتے رہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) اگر تم شکر گزار بنے تو مَیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ پس جلسے کے دنوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے افضال کو دیکھ کر اُس کے شکر گزار رہے، اس کے آگے جھکتے رہے اور ہمارے بعض خدشات اور تحفظات کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دور فرمایا اور بے شمار برکتوں کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ پس ان افضال، اللہ تعالیٰ کے رحمانیت اور رحیمیت کے نظارے جو ہم نے دیکھے ان کے جاری رکھنے کے لئے یہ کیفیت ہمیشہ جاری رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی تلاش اور جستجو کے لئے کوشش کرتے رہیں، اس سے فضل مانگتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ دونوں صفتیں یعنی رحمانیت اور رحیمیت ایسی ہیں کہ بغیر ان کے کوئی کام دنیا کا ہو یا دین کا انجام کو نہیں پہنچ سکتا"۔ فرمایا کہ "اور اگر غور کر کے دیکھو تو ظاہر ہوگا کہ دنیا کی تمام مہمات کے انجام دینے کے لئے یہ دونوں صفتیں ہر وقت اور ہر لحظہ کام میں لگی ہوئی ہیں۔ خدا کی رحمانیت اس وقت سے ظاہر ہو رہی ہے کہ جب انسان ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ سو وہ رحمانیت انسان کے لئے ایسے ایسے اسباب بہم پہنچاتی ہے کہ جو اُس کی طاقت سے باہر ہیں اور جن کو وہ کسی حیلہ یا تدبیر سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا"۔ فرمایا "اسی طرح خدا کی رحیمیت تب ظہور کرتی ہے کہ جب انسان سب توفیقوں کو پا کر خدادادقوتوں کو کسی فعل کے انجام کے لئے حرکت دیتا ہے اور جہاں تک اپنا زور اور طاقت اور قوت ہے خرچ کرتا ہے تو اُس وقت عادتِ الٰہیہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ اس کی کوششوں کو ضائع ہونے نہیں دیتا بلکہ ان کوششوں پر ثمراتِ حسنہ مترتب کرتا ہے۔ پس یہ اس کی سراسر رحیمیت ہے کہ جو انسان کی مردہ محنتوں میں جان ڈالتی ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 421-422۔ حاشیہ نمبر 11)

پس جلسہ کے کاموں کی منصوبہ بندی، کارکنان کی محنت، انتظامات جس کے نتیجہ میں بہتری اور کامیابی ایک مومن کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اور وہ بجائے تمام امور کے عمدگی سے طے پا جانے کو اپنی طرف منسوب کرنے کے اسے خدا تعالیٰ کا فضل قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنتا ہے۔ اور حقیقی عبدِ شکور بننا یہی خدا تعالیٰ کی شکر گزاری ہے یا خدا تعالیٰ کی شکر گزاری جو ہے وہی انسان کو عبدِ شکور بناتی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس شکر کے مضمون پر توجہ دلائی ہے کہ مومنین کی نشانی شکر گزاری ہی ہے۔ لیکن غیر مومن شکر گزار نہیں ہوتے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کرتے

ہوئے انسان کے ناشکرے پن کا ذکر یوں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْفَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ (البقرۃ:244) کہ اللہ لوگوں پر یقیناً بڑا فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اتنے فضلوں اور احسانوں کے بعد جو شکرگزاری کا حق ہے اُسے ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ انسان کی روحانی ترقی کے بھی سامان فرماتا ہے اور دنیاوی اور ظاہری ترقی کے بھی سامان فرماتا ہے۔ پس ایک مومن جب یہ دونوں طرح کے فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے برستے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں پہلے سے بڑھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی شکرگزاری کا سب سے بہترین طریق اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کرنا ہے جسے ہر وقت ہر مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس کے آگے جھکنا ہے اور اپنے ہر کام کے نیک نتائج کو خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف منسوب کرنا ہے، اس کے فضل کی طرف منسوب کرنا ہے۔ اور یہی حقیقی مومن کہلاتے ہیں جو اس سوچ کے ساتھ چل رہے ہوتے ہیں۔ یہی اللہ کے نام کے ساتھ ہر کام کے شروع کرنے کا ادراک رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت اور رحیمیت کو اپنے کاموں کے انجام تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور جب ایک مومن کو اس بات کا ادراک حاصل ہو جاتا ہے تو اس بات کے علاوہ اس کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہوتا کہ اس شکرگزاری کا اظہار اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کرے۔ اور حمد کے لئے بھی قرآن کریم نے ہی ہمیں صحیح طریق بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں ایک مومن کو واضح فرما دیا کہ جب تم میرے نام کے ساتھ کام شروع کرتے ہو اور میرے فضلوں کے نظارے دیکھتے ہو تو پھر یہ اعلان کرو۔ اپنی عبادتوں میں طاق ہو جاؤ اور وہاں سے یہ اعلان کرو پانچوں وقت کی نمازوں میں، اور نمازوں کی ہر رکعت میں اور نوافل میں اور دعاؤں میں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ:2) کہ سب تعریف اور حمد اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے میرے لئے یہ تمام سامان مہیا فرمائے۔ پس ایک مومن کو، ایک حقیقی شکرگزار کو، اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے انعامات افضال جو خدا تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت کے نتیجہ میں ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں اسے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بناتے ہیں۔ حقیقی حمد کا ادراک اس میں پیدا ہوتا ہے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ثنا اور شکر کی بجائے حمد کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے نہ کہ شکر اور مدح سے۔ کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ کے مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے اور وہ ان کا قائمقام ہوتا ہے۔ مگر اس میں اصلاح، آرائش اور زیبائش کا مفہوم ان سے زائد ہے‘‘۔ (کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7۔ صفحہ 107۔ ترجمہ از عربی عبارت ۔تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 76)

پس جب ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں تو یہ صرف سادہ شکرگزاری نہیں ہے بلکہ اس بات کا اقرار ہے کہ ایک تو اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سامان بہم پہنچائے پھر ہماری محنت یا کوشش جو بھی ہم نے کی اور جس حد تک کی اس کو نوازتے ہوئے ہماری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اس کے پھل عطا فرمائے اور پھر صرف یہی نہیں کہ اس حد تک انعامات اور فضلوں سے نوازا جس قدر ہماری محنت اور دعا تھی بلکہ جہاں جہاں ہماری کوششوں میں کمیاں رہ گئیں، ہماری دعاؤں میں کمی رہ گئی، اس کی اصلاح کرتے ہوئے اس کے بہترین اور خوبصورت اور احسن ترین نتائج بھی پیدا فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری معمولی انسانوں کی شکرگزاری کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کی حمد کرتے ہوئے کہ ہماری پردہ پوشی فرمائی ہے کمیوں کو دور کیا اور نہ صرف یہ کہ پردہ پوشی فرمائی بلکہ خود ہی ان کی اصلاح کرتے ہوئے ان کوششوں کے معیار بھی بہتر کر دیئے اور اتنے بہتر کر دیئے کہ انسانی کوششوں سے وہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے۔ پس جب ہم اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کریں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خوشخبری دیتا ہے کہ تم میری حمد اور شکرگزاری کی گہرائی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے، میرے شکرگزار بنتے ہوئے، جو اچھے نتائج تم نے حاصل کئے ہیں انہیں میری طرف منسوب کرتے ہوئے جب اپنی سوچوں کے دائرے اس طرح چلاتے ہو تو پھر ایسے لوگوں کو مَیں نوازتا ہوں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی حمد کا مضمون اللہ تعالیٰ کی قدرتوں، طاقتوں اور تمام صفات کا ادراک پیدا کرنے والا ہے جسے ہمیں سمجھنے کی اور ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے بعد، اس کی حمد کے بعد، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دوسرے کا شکرگزار بننے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور یہ شکرگزاری بندوں کا حق ہے۔ ہر شخص جس نے ہمارے لئے کچھ بھی کیا ہو اس کا حق ہے کہ ہم اس کے شکرگزار بنیں اور یہی عبادالرحمٰن کا شیوہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرمایا ہے کہ بغیر حقوق العباد کی ادائیگی کے، حقوق اللہ کی ادائیگی کا بھی حق ادا نہیں ہو سکتا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 216۔ جدید ایڈیشن)

آنحضرت ﷺ جو شکر اور احسان کے بدلے اتارنے کے اعلیٰ مقام پر پہنچے ہوئے تھے۔ جہاں تک کوئی انسان پہنچ نہیں سکتا، آپؐ فرماتے ہیں کہ ’’جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا‘‘۔

(سنن الترمذی۔ کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک۔ حدیث نمبر 1954)

آپ ﷺ تو جو کوئی معمولی سا بھی کام آپؐ کا کرتا تھا آپؐ کی خدمت کرتا تھا، بے انتہا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ یہ آپ کا جذبہ شکرگزاری ہی تھا جس کے تحت آپؐ نے انصارِ مدینہ کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے فتح مکہ کے بعد بھی مدینہ میں رہنے کا فیصلہ فرمایا اور مدینہ کو اپنا وطنِ ثانی قرار دیا اور روزمرہ کی زندگی میں آپؐ کے ان گنت واقعات ہیں جو آپؐ کی شکرگزاری کے جذبات کے تحت دوسروں کو نوازتے ہوئے ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس یہ شکرگزاری کے جذبات کا اظہار بھی آپ ﷺ کا ایک عظیم اُسوہ ہے۔ اس کی ایک حقیقی مومن کو پیروی کرنی بہت ضروری ہے۔ ہر وقت اس کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تمام کام بخیر و خوبی اپنے انجام کو پہنچے اس کے لئے ہم جہاں سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے شکرگزار ہیں وہاں ان سب کے بھی شکرگزار ہیں جنہوں نے تمام کاموں اور امور کی انجام دہی کے لئے دن رات ایک کی ہے۔ کئی کارکنان ہیں جنہوں نے جلسہ سے کئی دن پہلے تک، کئی کئی گھنٹے وقارِ عمل کیا اور حدیقۃ المہدی میں ایک عارضی شہر قائم کر دیا اور اب تک یہ وقارِ عمل چل رہے ہیں جب وہاں سے سب کچھ اٹھانا بھی ہے، سمیٹنا بھی ہے، صفائی بھی کرنی ہے۔ بے شک یہ مارکیز جو لگائی جاتی ہیں کمپنی والے خود ہی اپنی چیزیں اتار رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی وائینڈ اَپ کا بہت زیادہ کام ہوتا ہے جو کافی دن تک چلتا رہتا ہے۔ بہرحال یہ سب لوگ شکریہ کے مستحق ہیں۔

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو بھی، ان کارکنان کا بھی اور باقی تمام شعبوں کے کارکنوں کا بھی شکرگزار اور احسان مند ہونا چاہئے۔

جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے جو مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے وہ خاص طور پر مجھے شکریہ ادا کر کے گئے ہیں کہ ان کا بے حد خیال رکھا گیا۔ کھانا، پینا، رہائش، ٹرانسپورٹ غرض جو جو شعبہ بھی ان کی خدمت پر مامور تھا ان سب نے بلا استثناء تمام خدمت کرنے والوں کی بے انتہا تعریفیں کی ہیں۔ اور اس بات نے ہمیشہ کی طرح انہیں متأثر بھی کیا ہے کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ کس طرح ہمہ وقت معمولی معمولی خدمت بھی انتہائی خوش دلی سے اور خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے تھے۔

اس سال جلسہ کی خوش کن بات یہ بھی ہے کہ بعض لوگ جو تنقید کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور کوئی نہ کوئی سقم یا کمی نکال لیتے ہیں۔ کیونکہ ہر کام میں مکمل طور پر پرفیکشن (Perfection) تو بہرحال نہیں ہو سکتی۔ بہرحال یہ اچھی بات ہے شعبہ جات کو اپنے کاموں میں بہتری کی طرف راہنمائی مل جاتی ہے۔ مَیں ان کی عادت یا نقائص کی نشاندہی پر اعتراض نہیں کر رہا جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اچھی بات ہے راہنمائی ہو جاتی ہے اور عادت کا بھی جو لفظ مَیں نے استعمال کیا ہے اس لئے بھی کیا ہے کہ بعض لوگ عادتاً بھی اعتراض کر رہے ہوتے ہیں کہ چھٹا پھینک دیتے ہیں۔ جیسے فصل کا چھٹا پھینکا جاتا ہے، یہ بھی چھٹا پھینک دیتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی اعتراض تو ٹھیک ہو جائے گا۔ تو ان کی عادت بھی انتظامیہ کو فائدہ دیتی ہے۔ بہرحال مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ اس سال میرے پاس ابھی تک نقائص کی نشاندہی کرنے والوں کے جو خطوط آئے ہیں انہوں نے بھی انتظامات کی تعریف کی ہے۔ اور یہی لکھا ہے کہ ہر شعبہ میں جس حد تک بہتری پیدا کرنے کی کوشش ہو سکتی تھی یہ کوشش نظر آئی ہے بلکہ بعض جو لوگوں کے اِدھر اُدھر پھرنے اور گپوں میں وقت گزارنے کا شکوہ کیا کرتے تھے انہوں نے بھی لکھا ہے کہ اس دفعہ شاملینِ جلسہ کی جلسہ کے پروگراموں میں شمولیت اور سنجیدگی میں بہت بہتری نظر آئی اور بہت توجہ نظر آئی۔ اسی طرح عبادت، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف بھی توجہ نظر آئی ہے۔ اس لئے شاملینِ جلسہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بھی اس جلسہ میں اپنے اُس مقصد کو بھی جس کے لئے وہ آئے تھے پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہی جلسہ کا مقصد ہے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اور ان کو کرنا چاہئے تھا۔ اللہ کرے یہ جو تبدیلی لوگوں میں نظر آئی ہے دائمی تبدیلی ہو۔

پھر جماعت احمدیہ عالمگیر کے مختلف ممالک میں بسنے والے احمدی جو عموماً UK کے جلسہ کے انتظار میں بھی ہوتے ہیں اور بڑے غور سے اسے دیکھتے اور سنتے بھی ہیں اور احمدیوں کو جو خاص طور پر UK اور جرمنی کے جلسے کا انتظار بھی ہوتا ہے۔ یہ جلسے کا دیکھنا اور سننا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعے سے آسان ہوا ہے ورنہ پاکستان کی جماعتوں میں تو جلسہ نہ ہونے کی وجہ سے محرومی کا احساس بہت بڑھ گیا تھا۔ بہرحال جب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا جلسے کی کارروائی کو دیکھتی ہے اور سنتی ہے تو ایم ٹی اے کو شکریہ اور تعریف کے بے شمار خطوط اور ای میلز وغیرہ آتے ہیں۔ ایم ٹی اے کی انتظامیہ نے بتایا کہ اس سال میں اتنی زیادہ تعداد میں آئے ہیں، ویسے تو ہر سال ہی آتے ہیں لیکن اس سال تعداد بڑھی ہے کہ جواب دینا ممکن نہیں۔ بہرحال ان سب کا شکریہ جنہوں نے ایم ٹی اے کے کارکنوں کی کوششوں کو سراہا ہے۔ ایم ٹی اے کو براہ راست پیغامات کے علاوہ مجھے بھی بہت سے لوگ مبارکباد اور شکریہ کے خط لکھتے ہیں جن میں خاص طور پر ایم ٹی اے کے کارکنان کا ذکر بھی ہوتا ہے کہ ہمارا ان تک سلام بھی اور شکریہ کا پیغام بھی پہنچا دینا۔ ماشاء اللہ یہ کارکنان جو ایم ٹی اے میں کام کرنے والے ہیں جن کی اکثریت volunteers کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اور سالہا سال سے مستقل مزاجی سے کام کرتے چلے جا رہے ہیں یہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ مَیں جماعت کی طرف سے بھی اور اپنی طرف سے بھی ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یہاں UK میں جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل میں کام کرنے والے ہیں ان کے علاوہ بھی دنیا کے بڑے ممالک میں ایم ٹی اے کے volunteers کام کر رہے ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جماعت کی ویب سائٹ ہے alislam.org کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہ بھی جلسہ کے پروگراموں کو دکھانے میں بہت کردار ادا کر رہی ہے۔ اس میں بھی بے شمار volunteers کام کر رہے ہیں۔ اور کئی کئی گھنٹے وقت دیتے ہیں۔

امریکہ سے اس کا انتظام ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب اس کے انچارج ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال اتنا زیادہ لوگوں نے اس کو استعمال کیا کہ اس کی سروس متاثر ہو رہی تھی اور رک رک کر لوگ دیکھ رہے تھے اور بہت زیادہ شکوے کے پیغام آئے کہ اس کی مزید بہتری کی طرف توجہ دیں۔ بہر حال یہ تو ایک محدود تعداد کے لئے ہوتا ہے لیکن اس سال بہت کثیر تعداد میں اس کو استعمال کیا ہے۔ alislam.org کی جو ٹیم ہے اس کو بھی اب سوچنا چاہئے کہ کس طرح اس کا معیار مزید بہتر کیا جا سکے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ جب وِزٹ کرتے ہیں تو فائدہ اٹھائیں۔

اس سال سیکورٹی کے حوالے سے بھی بعض فکریں تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے دُور فرمایا اور صرف خیالی فکریں نہیں تھیں یا پاکستان کے واقعہ کی وجہ سے ڈر اور خوف نہیں تھا بلکہ حقیقی فکر تھی۔ ایک واقعہ ایسا ہوا بھی کہ شواہد بتاتے ہیں کہ جو بھی تھے نیت بد تھی۔ لیکن سیکورٹی کے کارکنان کے چوکس رہنے اور بروقت انتظام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شر سے محفوظ رکھا۔ اس لحاظ سے تمام سیکورٹی کے انتظامات اور یہ شعبہ جو اس سال تقسیم کار کے لحاظ سے بھی مزید وسیع کیا گیا تھا یہ سب لوگ جو ہیں شکریہ کے مستحق ہیں۔ بعض کارکنان نے تو شاید مشکل سے دو تین گھنٹے ہی آرام کیا ہوگا اور باقی وقت اپنی ڈیوٹیوں پر رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے حفاظت اور خدمتِ خلق کے شعبے کی عمومی رنگ میں بہترین کارکردگی رہی ہے۔ لیکن ایک دو ایسے واقعات ہوئے ہیں جن میں حفاظت اور خدمتِ خلق کے کارکنان سے غلط فہمی کی وجہ سے بعض لوگوں کو تکلیف بھی پہنچی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ غلط فہمی کی وجہ سے ہوا ہے جس کے لئے ایک دو فیملیوں کو جن کو تکلیف پہنچی ہے ان سے معذرت ہے۔ لیکن جس پریشر کے تحت، جس دباؤ کے تحت یہ کارکنان کام کر رہے تھے اور بعض کو جیسا کہ مَیں نے کہا آرام کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔ ان حالات میں ایسے معمولی واقعات ہو جاتے ہیں اس لئے میری درخواست ہے کہ جن سے یہ زیادتی ہوئی ہے وہ ان کارکنان کو معاف کر دیں اور دل میں کوئی رنجش نہ لائیں۔ بہر حال عمومی طور پر ڈیوٹی دینے والے غیر معمولی چوکس رہے ہیں اور بڑی گہری نظر سے ہر طرف نظر رکھ کر کام کیا ہے اور میری توقعات سے بڑھ کر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ جو خدام یہاں UK کے جلسہ پر ڈیوٹیاں دیتے ہیں، ان میں مستقل ڈیوٹیاں دینے والے بھی ہیں۔ یہ جلسہ کے صرف چند دن نہیں بلکہ گزشتہ چھبیس سال سے ڈیوٹیاں دیتے چلے جا رہے ہیں۔ اس حوالے سے بھی مَیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر مسجد فضل میں مستقل ایک جذبے سے چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دینے والے ہیں۔ اپنے کام کا حرج کر کے وقت دے رہے ہیں خاص طور پر مسجد فضل کے حلقے کے لوگ۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔

اس دفعہ حفاظت کے حوالے سے بھی ذمہ داری کے عجیب عجیب نظارے دیکھنے میں آئے ہیں۔ ایک لجنہ کی عہدیدار نے مجھے لکھا کہ وہ اپنی ساتھیوں کے ساتھ مارکیٹ کی طرف گئیں کیونکہ بیچ میں سے گئیں تھیں باہر سے نہیں گزر رہیں تھیں اس لئے چیکنگ کا خیال نہیں تھا انہوں نے ویسے بھی بیج لگایا ہوا تھا، لیکن وہاں سے نکلتے ہوئے ایک خادم نے کہا کہ آپ اپنے بیگ چیک کروائیں۔ لجنہ کی عہدیداران کہتی ہیں ہم نے انہیں بہت کہا کہ ہمارے بیج لگا ہوا ہے کہ ہم ڈیوٹی پہ ہیں، اندر سے آ رہی ہیں اور اندر دوبارہ واپس جا رہی ہیں، باہر نہیں نکلیں۔ لیکن اس نے کہا کہ بیگ وغیرہ چیک کئے بغیر مَیں تو آپ کو نہیں جانے دوں گا۔ کہتی ہیں ہم نے پوچھا آپ کو یہ چیکنگ کے لئے کس نے کہا ہے؟ مقصد یہ تھا کہ کوئی علیحدہ سے خاص ہدایت آئی ہے۔ اس نے سادہ سا جواب دیا، اس نے میرا حوالہ دیا کہ خطبہ میں حضور نے کہا کہ سیکورٹی والے بھی اگر باہر نکلتے ہیں تو ان کو بھی چیک کرنا ہے۔ اس لئے میرے لئے تو یہی ہدایت کافی ہے۔ اس لئے مَیں تو آپ کو چیک کئے بغیر نہیں جانے دوں گا چاہے افسر میرا کہتا ہے یا نہیں کہتا۔ تو یہ ڈیوٹی والوں کا جذبہ تھا۔ اس سے مجھے وہ واقعہ بھی یاد آ گیا۔ ایک دفعہ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وقت کی بات ہے احرار نے جب شرارت کرنے کا ارادہ کیا اور کافی زیادہ خطرہ بھی تھا تو بہشتی مقبرہ کے لئے حفاظت کے لئے آپ نے خاص طور پر ڈیوٹیاں لگائیں۔ ہر ایک کو خاص کوڈ بتایا کہ اس کے بغیر تم نے کسی کو اندر نہیں داخل ہونے دینا۔ چیک کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ایک دفعہ رات کو خود گئے تو ڈیوٹی والوں نے روک لیا، انہوں نے اپنا نام لیا۔ اس نے کہا حضور! مَیں نے آپ کو پہچان تو لیا ہے لیکن مجھے آپ کا حکم ہے کہ کوڈ کے بغیر جانے نہیں دینا۔ اس لئے آپ نہیں جا سکتے۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے اس کی بڑی تعریف کی۔ یہ بڑا لمبا واقعہ ہے۔ بہر حال اگر خلیفۂ وقت کی ہدایت پر خلیفۂ وقت کو خود روکا جا سکتا ہے تو عہدیداران کا روکنا کوئی ایسی بات نہیں۔

بعض نئے انتظامات ہوں تو اندازے صحیح نہیں ہوتے اور اندازے میں کمیاں بھی رہ جاتی ہیں۔ اس دفعہ بھی جلسہ گاہ میں داخلے کے گیٹ سکینر کی وجہ سے محدود تھے اس لئے خاص طور پر عورتوں کو لمبے عرصہ کے لئے انتظار کرنا پڑا جس کا ذکر مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کیا تھا۔ بعض ڈیوٹی والی خواتین نے مجھے لکھا کہ رش اور لمبے انتظار کی وجہ سے عورتوں اور چھوٹے بچوں کو دو اڑھائی گھنٹے تک سایہ دار جگہ کی کمی ہونے کی وجہ سے دھوپ میں کھڑا ہونا پڑا۔ لیکن عورتیں اپنے بچوں کے ساتھ بڑے صبر اور تحمل سے اتنا لمبا عرصہ اپنی باری کا انتظار کرتی رہیں۔ اور کیو (que) میں (لائن میں) لگی رہیں۔ ذرا بھی بے صبری اور ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ بچے بھی بڑی تکلیف میں تھے لیکن بڑے حوصلے سے انہیں بہلاتی رہیں۔ ایک کارکنہ لکھتی ہیں کہ ان ماؤں اور بچوں کی حالت دیکھ کر مجھے رونا آ رہا تھا۔ اس لئے بھی کہ یہ بچوں سمیت تکلیف میں ہیں اور اس لئے بھی کہ یہ وہ احمدی مائیں ہیں اور یہ بچے ہیں جو جلسہ سننے کے لئے آئے ہیں۔ اور صرف اس لئے اتنے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ یہ عورتیں کر رہی ہیں کہ ان کا یہاں آنا دینی غرض سے ہے۔ بہر حال بعض کارکنات ان کی یہ حالت دیکھ کر روتی تو رہیں لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھیں کیونکہ اپنے فرائض کی ادائیگی بھی ضروری تھی۔ گو بعد میں انتظام بہتر کر دیا گیا اور پہلے دن والا واقعہ دوبارہ نہیں ہوا۔ جمعہ کی وقتی تکلیف ہوئی تھی۔ انتظامیہ خاص طور پر چھوٹے بچوں والی ماؤں سے معذرت بھی کر رہی ہے اور ان کی شکر گزار بھی ہے۔ اس بات نے ان احمدی عورتوں کے صبر اور حوصلے کا اظہار بھی کروا دیا اور بتا دیا کہ آج تک یہ صبر ہم میں قائم ہے کیونکہ اگر ان عورتوں کی وجہ سے ذرا بھی بے صبری کا اظہار ہوتا تو وہ داخلے کا جو نظام تھا، تمام نظام درہم برہم ہو جانا تھا۔ اس کی کامیابی یقیناً شامل ہونے والوں کے تعاون کی وجہ سے ہے۔ اس کے لئے پھر وہی خدا تعالیٰ کی حمد کا مضمون چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی دلوں میں اس بات کو قائم رکھتا ہے کہ جماعت کے لئے تم نے قربانی دینی ہے۔ غیر از جماعت مہمانوں نے بھی خاص طور پر اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ ایسا پُرسکون que لگا ہوا تھا جو عجیب نظارہ پیش کرتا تھا۔

اسی طرح باقی شعبہ جات میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کے نظارے دیکھے۔ ٹرانسپورٹ کا شعبہ گزشتہ سال بھی اچھا انتظام تھا لیکن اس سال پہلے سے بہتر ہوا۔ لنگر خانے کا شعبہ ہے۔ کھانا کھلانے کا شعبہ، کھانا پکانے اور کھلانے کے بہترین انتظامات تھے۔ دوسرے تمام شعبہ جات بھی، گویا تمام شعبے جو ہیں شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایمان اور اخلاص میں مزید بڑھائے۔ (آمین۔)

پولیس نے بھی جلسہ کے بعد ہماری انتظامیہ سے یہی کہا ہے کہ غیر معمولی سکون کے ساتھ تمام کام ہوئے ہیں جو ہمارے لئے بھی نمونہ ہیں۔ اسی طرح حکومت کے محکمہ ہیلتھ اینڈ سیفٹی نے گزشتہ سال اپنے قواعد کی وجہ سے کچھ پابندیاں لگائی تھیں اس سال نہ صرف یہ کہ گزشتہ کمیاں دور ہوئی ہیں بلکہ محکمہ ہیلتھ اینڈ سیفٹی نے انتظامیہ کو کہا کہ آپ کا کام اتنا مثالی تھا کہ ہم اپنے محکمہ کی جو مجموعی رپورٹ چھپتی ہے اس میں اس کی مثال دوسروں کے لئے بھی پیش کریں گے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں ورنہ یہ ہماری کوششیں نہیں جو تمام متعلقہ لوگوں کے رُخ بھی ہماری طرف کر دیں۔ پس ہماری نظر تو ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف ہی ہے اور ہونی چاہئے اور اس کی ہم حمد کرتے ہیں جو اپنے فضلوں سے ہمارے کاموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے اور بہتر نتائج بھی پیدا فرماتا ہے۔ اور دشمن کے منصوبوں کو بھی خاک میں ملاتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے اپنا خاص ہاتھ رکھتے ہوئے اور نصرت فرماتے ہوئے تمام شعبہ جات کے کارکنان کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شاملین نے بھی اور ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھنے والوں نے بھی جلسے پر اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

Ahmad Computers
Naseem Khan
(M)+9198144-99289
(M)+9198767-29998
(O) +911872500468
e.mail : naseemqadian@gmail.com
Ahmad computers
Deals in:All Kinds of Computers,Desktop, Laptop
Hardwares, Accesories, Software Solutions, Networking
Printers,Toners, Cartridge Refilling, Photostat Machines etc.
*Railway Reservations,Airtickets Dish & Mobile recharge,
*Pay Your Bills here: (Electricity,Telephone,Moblie etc.)
THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516
SONY LG intel hp Canon

الیس اللہ بکاف عبدہ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

ہوتے دیکھی جس کا اظہار خطوط میں ہو رہا ہے۔ اللہ ہم پر اپنے فضلوں کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔(آمین) اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر جو حسنِ ظن فرمایا ہے اس پر ہم پورا اترنے کی کوشش کرنے والے ہمیشہ بنے رہیں۔(آمین)

آپؑ فرماتے ہیں کہ:’’جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانے بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں‘‘۔

پس ترقی اور تبدیلی میں ہم نے قدم آگے بڑھانا ہے انشاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی حمد کرنے والا بننا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ ہم پر پہلے سے بڑھ کر نازل ہوتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

آج ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب جو ہمارے مصری احمدی تھے کل ان کا انتقال ہوگیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ان کی نمازِ جنازہ تو انشاء اللہ غالباً سوموار کے دن پڑھائی جائے گی۔لیکن ان کے بعض کوائف پیش کرتا ہوں۔ ان کی فروری 1936ء میں مصر میں پیدائش ہوئی۔اس لحاظ سے تقریباً 74 سال عمر بنتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔1971ء سے کینیڈا میں تھے۔1955ء میں ان کی بیعت ہوئی تھی۔ بیعت کی کافی لمبی تفصیلات ہیں۔الفضل میں طاہر ندیم صاحب جو عرب احمدیوں کا تعارف کروا رہے اس میں ان کے بارہ میں بھی لکھا ہے۔ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں۔پہلی اہلیہ ان کی وفات پا گئیں تھیں پھر انہوں نے دوسری شادی کی ہے۔یہ مختلف آئل کمپنیوں میں کام کرتے رہے ہیں۔ ان کے پاس جماعتی عہدے بھی تھے۔کینیڈا میں نیشنل سیکرٹری تبلیغ رہے ہیں اور 85ء میں یہاں پر انٹرنیشنل کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے۔ یہ جماعتی خدمات کا ایک خاص جوش اور ولولہ رکھتے تھے۔ عربوں کے لئے آڈیو کیسٹ تیار کرتے رہے۔ ایم ٹی اے کے لئے بہت سارا مواد انہوں نے تیار کیا ہوا ہے۔ان کے کئی پروگرام آچکے ہیں۔مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔انہوں نے اپنی بہت ساری بڑی بڑی رقمیں جماعت کے لئے پیش کیں۔ان کے بارہ میں ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ فرمایا تھا کہ مَیں نے ایک دفعہ حساب کیا یہ اپنی آمد کا ستّر (70) فیصد چندوں میں ادا کر دیا کرتے تھے۔ بہت زیادہ مالی قربانی کرنے والے تھے۔پرنٹنگ پریس لگانے کے لئے انہوں نے مرکز میں خرچ کیا اور مصر میں دار التبلیغ میں بھی اور کئی کتب انہوں نے تصنیف کی ہیں۔محکمة الفکر عربی کی کتاب ہے۔ اَجوبة عن الایمان، الاسلام الدین الحی، معجزہ الفلکیة، السیرة المطھرہ، دلائل صدق الانبیاء‘‘ اور اسی طرح حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحبؓ کی ایک کتاب ہے حضرت خلیفہ الاوّلؓ نور دین۔اس کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge & Truth" کا ترجمہ کیا۔انہوں نے Five Volume کی کمنٹری کی پہلی جلد کا بھی ترجمہ کیا۔

2003ء میں مجھے یاد ہے مسودہ میرے پاس لے کر آئے اور اس وقت کافی بیمار تھے اور کہا کہ مجھے اتنی توفیق مل جائے کہ یہ مکمل ہو جائے اور اس کی اشاعت ہو جائے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو توفیق دی اور غالباً چار یا پانچ ماہ ہوئے کہ یہ شائع بھی ہوگئی ہے۔اسی طرح دیباچہ تفسیر القرآن کا ترجمہ انہوں نے کیا، گو دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے۔جلسوں پر اچھی تقریریں کیا کرتے تھے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔مَیں نے ان کو پہلی دفعہ 1984ء میں غالباً گھانا میں دیکھا۔یہ 84ء میں خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کہنے پر گھانا گئے تھے۔گھانا میں اس وقت بعض غیر احمدیوں کا خیال تھا کہ عرب مسلمان جو ہیں وہ احمدی نہیں ہوتے تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو بھجوایا تھا کہ جائیں اور وہاں ان مسلمانوں میں جہاں عربوں کا زیادہ رسوخ ہے احمدیت کی تبلیغ کریں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو وہاں کافی موقع ملا اور اس کے بعد 84ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ہجرت کی تو یہ بھی یہاں آ گئے تھے تو انہوں نے اشاعت تصنیف کا کام بہت کیا اور کچھ تھوڑا سا ابتلا میں سے بھی گزرنا پڑا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے انتہائی اخلاص و وفا انہوں نے دکھایا۔اللہ تعالیٰ نے ان کو پھر بہت اجر عطا فرمایا۔اب جب گزشتہ سات آٹھ مہینے سے زیادہ بیمار ہوئے تو مجھے لکھتے رہے کہ مَیں یہاں آنا چاہتا ہوں ۔ جتنا وقت ہے وہ یہاں آپ کے قریب گزارنا چاہتا ہوں تو مَیں نے کہا یہیں آ جائیں تو یہاں تشریف لے آئے۔گیسٹ ہاؤس میں جس دن آئے ہیں کافی بیمار تھے مجھے پتہ لگا تو مَیں نے کہا کہ جا کے مَیں پتہ کرتا ہوں لیکن ان کو کسی طرح پتہ چل گیا کہ مَیں آ رہا ہوں تو بڑی تیزی سے یہ اپنے کمرے سے نکلے ہیں اور میرے دفتر پہنچ گئے۔مَیں نے ان سے پوچھا بھی کہ مَیں خود آ رہا تھا۔تو انہوں نے کہا نہیں ، یہ نہیں ہو سکتا۔مَیں آیا ہوں، مَیں نے خود ملنے آنا تھا۔اب وہ یہیں تھے۔ چند دن پہلے زیادہ بیمار ہوئے ہیں تو ہسپتال داخل ہوئے ہیں اور پھر بیماری بڑھتی چلی گئی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔عربی کے جو پروگرام تھے ’’الحوار المباشر‘‘ اس میں ان کا بڑا کردار رہا ہے اور کسرِ صلیب کے لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہونے کا حقیقی حق ادا کیا ہے۔بائبل کا گہرا علم رکھتے تھے اس وجہ سے بڑے بڑے پادری بھی ان کا احترام کرتے تھے۔کینسر کی بیماری تھی جو بڑے صبر سے انہوں نے گزاری ہے اور جب تک انتہا نہیں ہوگئی اس وقت تک خدمت کرتے رہے ہیں اور اپنے ساتھیوں پر بھی ظاہر نہیں ہونے دیا کہ بیماری کتنی شدید ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین۔انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ مَیں نے کہا غالب خیال یہی ہے کہ سوموار کو ان کا جنازہ ہوگا۔ان کے بچوں بیٹے اور بیٹی نے آنا ہے۔

بجٹ لازمی چندہ جات 2010-11 کے متعلق ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال 2010-11 کا چھ ماہ کا عرصہ گُزر چُکا ہے۔ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے موصولہ بجٹ کے بالمقابل وصولی کا جائزہ لینے سے یہ امر سامنے آیا ہے۔صرف چند جماعتوں کا بجٹ لازمی چندہ جات تدریج کے مطابق وصول ہو رہا ہے۔اکثر جماعتوں کا بجٹ تدریج کے مطابق وصول نہیں ہو رہا ہے جو کہ قابل توجہ ہے۔

جملہ امراء و صدر صاحبان و عہدیداران مال کو چاہیئے اپنی جماعت کے بجٹ کے مُطابق تدریجی وصولی کی کاروائی شروع کر دیں۔خاص طور پر نئی جماعتوں کے سرکل انچارج صاحبان کو فوری توجہ کرنا چاہیئے ۔جماعت کے برسرروزگار افراد جنکا نام تاحال بجٹ میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے جائزہ لیکر ایسے افراد کو بھی لازمی چندہ جات (حصّہ آمد، چندہ عام، جلسہ سالانہ) کے بجٹ میں شامل کریں۔اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

مجلس انصار اللہ بھارت کا ۳۳واں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ بھارت کا ۳۳ویں سالانہ ملکی اجتماع قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۵۔۱۶۔۱۷/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ جملہ انصار حضرات ابھی سے اس مبارک اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے تیاریاں شروع کر دیں۔نیز اجتماع کی کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹۔۲۰۔۲۱/اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل ، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔جملہ صوبائی/ زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۹۔۲۰۔۲۱/اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ہفت روزہ بدر کے اداریہ کے متعلق:

سلیم چشتی کے شبہات کا ازالہ

(مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

جل گاؤں مہاراشٹر سے سلیم چشتی صاحب نے ایک چٹھی مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کے نام بھیجی ہے، مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کی ہدایت پر خاکسار یہ جواب دے رہا ہے۔ چٹھی کو پڑھنے کے نتیجہ میں اوّل تاثر تو یہی پیدا ہوتا ہے کہ سلیم چشتی صاحب اعتراضات کرنا ہی اپنا مقصد سمجھتے ہیں ،ان کی نیت اعتراض کرنے سے ہے اپنے اعتراضوں کا جواب جاننا نہیں بلکہ اس کے ذریعہ اپنے دل کا غبار نکالنا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی چٹھی میں شرافت اور سنجیدگی کا دامن چھوڑ کر گھٹیا اور گری ہوئی زبان بارہا استعمال کی ہے جو اِن جیسے دیگر مولوی صاحبان پہلے بھی استعمال کرتے رہے ہیں۔ ہمیں ان اعتراضات کا جواب دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر یہ جواب قارئین کے استفادہ کیلئے دیئے جارہے ہیں تا کہ ان کے ذریعہ سے کوئی فائدہ حاصل کریں۔ باقی اللہ تعالیٰ ہادی ہے ہم اس کی بارگاہ میں دُعا گو ہیں کہ وہ مولوی صاحب کو بھی ان کے اعتراضوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قارئین کرام! اس چٹھی کے لکھنے کا پس منظر یہ ہے کہ اِمسال مولوی وحیدالدین خان صاحب نے اپنے ماھوار رسالہ ’’الرسالہ‘‘ کے مئی کے شمارہ میں مسیح ومہدی علیہ السلام کے متعلق اپنا نظریہ پیش کیا ہے۔ اس نظریہ کے ذریعہ فرسودہ خیال مولویوں کے عقائد پر گہری چوٹ لگی ہے اور خصوصاً دیوبندی مکتبہ فکر کے لوگ تلملا اُٹھے ہیں کیونکہ وحیدالدین صاحب کا نظریہ مسیح ومہدی نیز انکی علامات کی تعبیر وغیرہ کرنا بہت حد تک جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے قریب ہے۔ یہ بات بہت سارے دیوبندی علماء کو ہضم نہیں ہورہی ہے اس وجہ سے وہ اس قسم کے خطوط اور مختلف اخبار و رسائل میں جماعت احمدیہ پر وہی پرانے بے بنیاد الزامات کے ذریعہ اپنے دل کے غبار نکال رہے ہیں۔ اس بات کو ہمارا خیال نہ سمجھا جائے بلکہ ہمارے پاس اس امر کو ثابت کرنے کے پختہ ثبوت ہیں مثلاً دہلی سے شائع ہونے والے اخبار ’’ہمارا سماج‘‘ ۱۵؍اگست میں بعنوان ’’کیا ہم موجودہ رفتار اور طریق سے قادیانیوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں‘‘ میں لکھا ہے۔

’’مولانا وحیدالدین خان نے ’’وفاتِ مسیح‘‘ اور ’’نزول مسیح‘‘ کے بارے میں اپنا نظریہ پیش کرکے جو کنفیوزن پھیلایا اس کے مدنظر اس کی ضرورت اور بڑھ جاتی ہے‘‘

دیوبندی علماء کے لئے دوسری تکلیف دہ بات یہ ہوئی کہ مولوی وحیدالدین صاحب نے جو نظریہ پیش کیا تھا اس کے بارے میں جماعت احمدیہ کے مرکزی آرگن ’’بدر‘‘ میں مکرم ایڈیٹر صاحب بدر نے اُس نظریہ کی اصلاح اور درستی کے متعلق اداریہ بعنوان ’’مولانا وحیدالدین خان صاحب کا تائیدی مضمون اور بعض غلط فہمیوں کے ازالے‘‘ شروع کردیا۔ یعنی ایک تو کریلا دوسرا نیم چڑھا۔

مولوی سلیم صاحب کی چٹھی اس پس منظر میں ہے، وہ ۱۵؍جولائی ۲۰۱۰ء کے اداریہ بدر میں اکابرین ملت کے عقیدہ ختم نبوت کے متعلق پیش کردہ حوالجات کو قبول نہیں کرپارہے ہیں اور اپنے غم وغصہ کو چٹھی لکھ کر نکال رہے ہیں۔

قبل اس کے کہ ان کے ہر سوال کا جواب علی الترتیب دیا جائے ،میں قارئین کیلئے سلیم چشتی جیسے قبیل کے مولویوں کی فطرت کے بارے میں کچھ لکھنا چاہوں گا۔ یہ چٹھی اور ایسی جیسی اور چٹھیاں نیز جماعت کی مخالفت میں شائع ہونے والا اکثر نیا لٹریچر کوتاہ فہم گزشتہ مخالفین کی طرف سے شائع شدہ کتب کا سرقہ ہی ہوتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ چٹھی اُنہی کتب سابقہ کی کاسہ لیسی ہے۔ مولوی سلیم کے علم و فضل کا تقاضہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ خود براہ راست حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ فرماتے اور اُن کو سامنے رکھ کر اُصولی اور علمی رنگ میں اُن پر نظر تنقید ڈالتے ،نہ یہ کہ جو کچھ پہلے مصنفین نے جوش مخالفت میں اناپ شناپ لکھ دیا ہے، اُس کی نقل کردیتے۔ اگر اس کا نام سلیم چتی تحقیق رکھتے ہیں تو پھر ہر جاہل کو حق ہے کہ وہ اپنے آپ کو محقق کہے۔

یہ امر بدیہی ہے کہ مولوی سلیم صاحب نے خود کتب سلسلہ کے مطالعہ کی تکلیف گوارا نہیں کی بلکہ گزشتہ علماء کی تحریرات سے سرقہ کرکے یہ چٹھی لکھ ڈالی ہے۔

دوسری اصولی بات جو قارئین کے علم میں رہنی چاہئے وہ یہ کہ مخالفین اپنی تائید میں احادیث اور دیگر علماء کرام کے حوالہ جات تو پیش کرتے ہیں مگر جن امور میں اُن کو جماعت احمدیہ سے اختلافات ہیں، اُس کی تائید میں اپنی طرف سے قرآن مجید کی تائید پیش نہیں کرتے۔ جماعت احمدیہ کا تو شروع سے یہ اصول رہا ہے کہ تنازعہ کی صورت میں سب سے پہلے جس کتاب سے تمسک اور فیصلہ کرنا چاہئے وہ قرآن مجید ہے۔ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (النساء:۶۰) اس ارشاد خداوندی کے مطابق سب سے پہلے قرآن مجید کو ہی حکم اور قاضی بنانا چاہئے۔ آپ جن مسائل کا استنباط کررہے ہیں کیا قرآن مجید اُس کی تائید کرتا......؟

ہمارا دعویٰ ہے کہ سلیم چشتی صاحب نے اصول بحث کو چھوا تک نہیں اور وہ ایسا کیونکر کرتے ،وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر بحث کو اصولی رنگ دیا جائے تو اُن کی خیر نہیں۔ اُن کی خیر اسی میں ہے کہ چند ایک مفریات احمدیوں کے خلاف جمع کردی جائیں اور لکھ کر سستی شہرت حاصل کی جائے اور عوام میں اپنی دوکان چمکائی جائے۔ سلیم چشتی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہود و نصاریٰ حضرات کا بھی یہی طریق ہے کہ وہ اسلام کے متعلق کبھی اصولی بحث کی طرف نہیں آتے ، وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید کی عظیم الشان تعلیم کا ذکر نہیں کریں گے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور عظیم الشان انقلاب کا جو حضور کی ذات بابرکت سے دنیا میں ظہور پذیر ہوا، کبھی ذکر نہیں کریں گے۔ اُن کی بحث کا سارا دارومدار کس بات پر ہے؟ چند ایک مفتریات پر۔ جن کو اسلامی اصولوں اور اسلام کی تعلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اسی اُمّت کے علماء بھی یہود کے علماء کے مشابہ ہوجائیں گے یہاں تک کہ ان کے قدم پر قدم ماریں گے۔

سلیم چشتی صاحب بھی اصول بحث کی طرف نہیں آتے بلکہ چند ایک مضریات کو دھراتے رہنا اپنی مایہ ناز دلیل خیال کرتے ہیں۔ مولوی سلیم چشتی کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدیت ایک علمی تحریک ایک آسمانی صداقت ہے۔ اس کی بنیاد مضبوط چٹان پر قائم ہے اس چٹان کو جب تک مضبوط دلائل سے توڑا نہ جائے

☆......قارئین کی خدمت میں نہایت معذرت کے ساتھ جناب سلیم چشتی صاحب کا خط مِن وعَن نقل کیا جاتا ہے۔ یہ خط جو نہایت گستاخانہ تحریر سے بھرا ہوا ہے، ہم صرف اسلئے لکھنے کی جرأت کررہے ہیں تا کہ اس قماش کے مولویوں کی گندی ذہنیت کا علم ہوجائے۔ ظاہر ہے ہر برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اُس کے اندر ہوتا ہے۔

نقل کُفر کُفر نہ باشد۔ (ادارہ)

جناب سلیم چشتی کا خط

نہیں قائل ہوا میں آج تک جھوٹی نبوت کا
خدا جن کا بروزی ہے نبی جن کا برازی ہے

۱۵؍جولائی ۲۰۱۰ء کے بدر میں اداریہ کے تحت چند اکابرین ملت کے ختم نبوت کے سلسلہ میں چند دلائل جن کا ترجمہ وتشریح میں اینٹھ مروڑ سے کام لیا گیا ہے اور قارئین بدر کو حقیقت سے دور رکھا گیا۔ آخر کیوں......؟

حضرت ملا علی قادری کی تشریح : (الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ صفحہ ۲۲۶)

یہ تو اس کتاب میں حوالہ ہی نہیں ہے۔ جب آپ انبیاء پر الزام لگا سکتے ہیں تو ملا علی قاری جیسے کس قطار میں ہیں؟

ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۰۲ میں لکھتے ہیں:

ودعوۃ النبوۃ بعدنبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔

شیخ عبدالوھاب پر (لانبی بعدی) کی غلط تشریح کرتے ہوئے بھی شرم نہ آئی۔ جبکہ شیخ عبدالوھاب شعرانی، شیخ اکبر محی الدین عربی کا قول نقل کرتے ہوئے الیواقیت والجواھر جلد ۲ صفحہ ۷۱ میں فرماتے ہیں: قال شیخ اعلم ان اللہ تعالیٰ قدسدباب الرسالۃ عن کل مخلوق بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم القیامۃ۔

امام غزالی اپنی کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد میں فرماتے ہیں: **ترجمہ:** بے شک اُمت نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لانبی بعدی) سے اور قرائن احوال سے بالاجماع یہی سمجھا ہے کہ آپ کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول اور یہ کہ نہ اس میں کوئی تاویل چل سکتی ہے اور نہ تخصیص، پس اس کا منکر اجماع کا منکر ہوگا۔

حدیث عائشہؓ کو خود تمہارے نبی نے لا نبی بعدی میں لا کو لانفی جنس مانا ہے نفی کمال نہیں۔

آنحضرت کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کردیا ہے۔ (حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۰)

کم سے کم اپنے نبی کی تقلید تو کرنی چاہئے یا پھر مرزا غلام احمد کو جھوٹا کہو۔ اگر کوئی بت پرست کہے کہ میں لا الہ الا اللہ میں بھی نفی کمال مراد لیتا ہوں یعنی کامل خدا اللہ کے سوا کوئی نہیں البتہ غیر مستقل معبود ہوسکتے ہیں تو اس کا کیا جواب دیں گے؟ تو جواب آپ زندیقین لا الہ کے بارہ میں دیں گے، غیر مسلموں کو وہی جواب ہم لانبی بعدی کا دیں گے۔

حضرت عائشہؓ کا ارشاد: قولوا انہ خاتم النبین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔

(درّ منثور صفحہ ۲۰۴/۵ تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

اس سے پتہ چلا کہ حدیث لا نبی بعدہ صحیح نہیں ورنہ انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

جواب: یہ اثر عائشہؓ مجہول الاسناد بخاری ومسلم شریفین کی احادیث مرفوعہ کے مقابلہ میں حجت نہیں اور حدیث لانبی بعدی اس قدر صحیح ہے کہ (کتاب البریہ وروحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۷) میں خود مرزا غلام احمد مقر ہیں کہ حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہ تھا۔ لہٰذا کسی بھی طرح حضرت عائشہ کے مذکورہ اثر سے لانبی بعدی والی حدیث کو کمزور یا غیر صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا۔

حضور اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔

اب ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد کا صرف ایک سفید جھوٹ بھی ملاحظہ کرلیں اور مرزا کا یہ جھوٹ اکیلا ہی اتنا عظیم الشان ہے کہ مزید حوالے دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ذخیرہ کذب کا نمونہ: تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا۔ (پیغام صلح صفحہ ۲۷ وروحانی خزائن صفحہ ۴۶۴/ ۲۳)

سب سے پہلے تو مرزا غلام احمد کی شان رسالت میں گستاخی دیکھئے کہ کس طرح بے ڈھنگ ہوکر لکھا ہے دوسرے عام طور سے ہر مسلمان جانتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی پیدائش مبارک سے قبل ہی آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا تھا۔

ہے نہ مرزا غلام احمد قادیان جھوٹا بلکہ جھوٹوں کا سردار ایسے نبی پر ہزار لعنت اور ایسے نبی پر ایمان لانے والے کتنے بڑے پاگل ہیں اندازہ لگاؤ۔

نوٹ: ’’یہ مضمون حرف بحرف بدر میں شائع کرنے کی ہمت ہو، تو دکھائیں۔ تشریح اس کے بعد کرنا۔‘‘

(سلیم چشتی جل گاؤ۔ B.R.C بلاک لے آؤٹ۔ مہاراشٹر)

دوسرا کوئی ہتھیار کام نہیں آسکتا اور وہ ہے وفات مسیح کا مسئلہ جس کو قرآن مجید کی کھلی کھلی تائید حاصل ہے اور جس کو قرآن مجید نے نہایت واضح رنگ میں کھول کر بیان کر دیا ہے۔

ہمارا اور دیگر مسلمانوں کا بنیادی اور اصولی اختلاف یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیاء کرام کی طرح وفات پا چکے ہیں اور آسمان پر زندہ موجود نہیں ہیں جبکہ دیگر مسلمان آپ کی حیات کے قائل ہیں اور آخری زمانہ میں آپ کے دوبارہ آسمان سے جسم کے ساتھ نزول کے قائل ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں تو پھر احمدیت خود بخود کالعدم ہو جاتی اور اس کے باطل رہنے میں ذرہ بھی شک نہیں رہتا، احمدیت کا تار پود بکھر جاتا اور احمدیت اصولی طور پر باطل ٹھہر جاتی۔

مگر خدا جانے مولوی سلیم صاحب آپ اور آپ جیسے علماء اس اصول کی طرف کیوں رجوع نہیں کرتے اور اِدھر اُدھر کی گپ شپ سے اپنا اُلو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ لوگ اصولی بحث سے اس لئے گھبراتے ہیں کہ قرآن مجید سے آپ کے نظریہ کی تائید حاصل نہیں ہے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید نہیں ہے۔ مولوی سلیم چشتی صاحب! یہ بحث کا کس قدر آسان طریق ہے کچھ ضرورت نہیں کہ آپ اوراق پر اوراق لکھ کر سیاہ کرتے جائیں۔ آپ قرآن مجید سے حیات مسیح ثابت کر دیں احمدیت خود بخود جڑ سے اُکھڑ جائے گی اور اس کی بیخ کنی کیلئے آپ کو ذرا تکلیف اُٹھانے کی ضرورت نہ رہے گی مگر آپ اس اصول کی طرف نہیں آئیں گے آپ کو خوب معلوم ہے کہ آپ جھوٹ پر ہیں اور قرآن مجید آپ کے باطل ہونے کا شاہد ناطق ہے۔ اگر فی الواقعہ قرآن مجید آپ کے حق میں ہے اور آپ کو اس کی تائید حاصل ہے تو کیوں آپ نے اپنی چٹھی میں اس اصولی امر کو چھوڑ دیا ہے یا دوسرے لفظوں میں آپ کو اعتراف شکست ہے۔ اگر زبان سے نہیں تو کم از کم اپنے عمل سے آپ نے تسلیم کر لیا ہے کہ آپ کا عقیدہ ’’حیات مسیح‘‘ کا غلط بلکہ اغلط ہے۔

اب دوسرے اصول بحث کی طرف غور کریں جب قرآن مجید سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ فوت ہو گئے ہیں اور اس کے برعکس آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ میں ایک مسیح موعود کے ظہور کی خبر بیان فرمائی ہے اور اس بات پر تمام مسلمان علماء کا اتفاق رہا ہے، خود آنحضرت ﷺ نے اس موعود کو ’’نبی اللہ‘‘ قرار دیا ہے (مسلم) اور یہ کہ موعود مسیح شریعت محمدیہ کے تابع ہوگا اور اُس کے مطابق حکم کرے گا کسی اور شریعت کی دعوت نہیں دے گا۔ اس پر عقیدہ قریباً تمام اُمت محمدیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا البتہ آخری زمانہ میں ایک نبی اللہ کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں ہوگا۔

جماعت احمدیہ از روئے قرآن مجید اور احادیث نبویہ یہ یقین رکھتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے نبی ہیں وہ وفات پا چکے ہیں اور جس موعود مسیح کے احادیث نبویہ میں آنے کا وعدہ دیا گیا ہے اُسے عیسیٰ یا ابن مریم کا نام مجاز و استعارہ کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل یا بروز ہونے کی وجہ سے دیا گیا ہے کیونکہ احادیث نبویہ میں اس موعود ابن مریم کو امامکم منکم (صحیح بخاری) اَمّکم مِنکم (صحیح مسلم) تم میں سے تمہارا امام قرار دیا گیا ہے ان سب احادیث کو تطبیق دینے سے یہ بات ظاہر ہے کہ مسیح موعود اُمت محمدیہ کا ایک فرد ہے اور آنحضرت ﷺ کا خلیفہ ہے جو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی بھی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ یہی ہے کہ آپؑ کو ہی اپنے الہامات کے مطابق مسیح کے رنگ میں ہو کر آنے کی وجہ سے احادیث نبویہ میں ابن مریم کا نام بطور استعارہ دیا گیا تھا۔ پس خاتم النبین کے بعد تقریباً ساری کی ساری اُمت ایسے نبی کی آمد کی قائل چلی آرہی ہے جو شریعت محمدیہ کے مطابق حکم ہو کر آئے اور مولوی سلیم چشتی صاحب جیسے دوسرے علماء کے عقیدہ میں آکر اختلاف ہے تو صرف اتنا ہے کہ وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصالتاً دوبارہ آنے کے قائل ہیں اور ہم ان کے مثیل کے آنے کے قائل ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت میں ہم میں اور مولوی سلیم چشتی میں اس بات پر اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی بھی جدید شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا اور مسیح موعود ایسا نبی ہے جو تابع شریعت محمدیہ ہے گو یہ ایک نبی کے خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع آنے میں تو ہم سب کا اتفاق ہے البتہ اس کی شخصیت میں ہم میں اور مولوی سلیم چشتی میں یہ اختلاف ہے کہ یہ موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں یا ان کا کوئی مثیل اور بروز جو ایک پہلو سے امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔

قارئین! جماعت احمدیہ خاتم النبین کے جو معنی پیش کرتی ہے وہ۔

ا۔ لغت عرب کے مطابق ہیں۔

۲۔ قرآن و حدیث کے مطابق ہیں۔

۳۔ پہلے بزرگوں کے عقیدہ کے مطابق ہیں۔

۴۔ بلکہ آئمہ اہل السنّت والجماعت اور حفاظ ومحدثین کے بیان کردہ ہیں۔

صرف ایک فرق ہے:۔

بعض پہلے بزرگ یہ سمجھتے رہے کہ عیسیٰ بن مریم جو پانچ چھ سو سال قبل نبی کریم ﷺ سے پہلے پیدا ہوئے وہی دوبارہ تشریف لائیں گے۔ ہم اور بعض اور بزرگ اس بات پر قائل ہیں کہ وہ عیسیٰ موعود اُمت محمدیہ میں سے ہوگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوگا اور کامل متبع یعنی امام مہدی ہی مجازاً عیسیٰ یا ابن مریم کہلائے گا۔

سوائے اس اختلاف کے ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں۔ ہم سب مانتے ہیں کہ

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم خاتم النبین ہیں۔

(۲) قرآن کریم (شریعت اسلام) کامل ہمہ گیر اور محفوظ ہے۔ (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی شریعت لانے والا نہیں ہوگا۔ (۴) کوئی ایسا نبی بھی نہیں آئے گا جو شریعت اسلام کے کسی حکم کو منسوخ کرے۔ (۵) مسیح موعود تجدید اسلام اور اصلاحِ مسلمین کیلئے نازل ہوگا۔ (۶) اسے جو کچھ ملے گا وہ آنحضرت ﷺ کے طفیل ہوگا۔ (۷)۔ گو وہ نبوت غیر شرعیہ کا حامل ہوگا، نبی کریم کا اُمتی اور متبع کامل ہوگا۔ (۸)۔ منصب کے لحاظ سے وہ حکم اور عدل ہوگا اُس کے تمام فیصلہ خدا تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے ہوں گے۔ (۹)۔ اُسے وحی الٰہی سے مشرف کیا جائے گا مگر وہ وحی تشریعی نہ ہوگی۔ (۱۰)۔ دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کے دوبارہ غلبہ کی بنیاد اُس کے ہاتھوں سے رکھی جائے گی اور وہ ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کی تخم ریزی کرے گا۔

سلیم چشتی صاحب کے شبہات

سلیم چشتی نے حضرت ملا علی قاریؒ کے حوالہ پر شک کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حوالہ درست نہیں ہے حالانکہ انہوں نے خود جو نبوت کے بند ہونے پر حوالہ لکھا ہے، وہ ادھورا ہے اور اُس میں یہود یانہ تحریف سے کام لیا ہے۔ قارئین کے افادہ علم کیلئے ہم حضرت ملا علی قاریؒ کی کتاب ’’شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۱۲ ناشر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند‘‘ سے اصل حوالہ پیش کرتے ہیں تا کہ مولوی سلیم چشتی نے جو یہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے کہ حضرت ملا علی قاریؒ آنحضرت ﷺ کے اُمتی نبوت کے بند ہونے کا قائل تھے اُس کی حقیقت ظاہر ہو۔

اصل حوالہ مندرجہ ذیل ہے۔ صفحہ ۲۰۲ میں ملاّ علی قاریؒ تحریر کرتے ہیں:۔

’’وَاَقُوْلُ التَّحَدِّیُّ فَرْعُ دَعْوَی النُّبُوَّۃِ وَدَعْوَی النُّبُوّۃِ بَعْدَ نَبِیِّنَا صَلی اللّٰہِ عَلَیْہِ وسلّمَ کُفْرٌ بِالْاِ جْمَاعِ‘‘ اور میں (یعنی ملا علی قاری: ناقل) کہتا ہوں کہ تحدی دعوی نبوت کی فرع ہے اور نبوت کا دعویٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجماع کے نزدیک کفر ہے۔

اس حوالہ میں سب سے اہم چیز ہے ’’التحدی‘‘ یعنی برابری کا دعویٰ کرنا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی نبوت جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ کیا جائے بعد نبوت نبی کریم میں کفر ہے اور باطل ہے۔

قارئین! آپ سلیم چشتی کے مغالطہ کو جان ہی گئے ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے مکمل عبارت کا ترجمہ درج نہیں کیا بلکہ اپنے مطلب کی بات لے لی ہے اور باقی چھوڑ دیا۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ حضرت ملاّ علی قاری رحمہ اللہ نے جو بات یہاں بیان کی ہے، جماعت احمدیہ بھی صدفی صدو ہی عقیدہ رکھتی ہے یعنی کوئی شخص اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ کرے تو وہ کفر ہے لیکن اس عبارت سے یہ معنی نکالنے کہ آنحضرت ﷺ کے فیض سے اُمتی نبوت کا درجہ پانے والا کافر ہے یہ معنی کہاں سے نکال لئے گئے......؟ ہم بھی علی الاعلان یہ بات کہتے ہیں کہ کوئی انسان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ کرے تو وہ کافر ہے مگر حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی آپ ﷺ کی برابری کا دعویٰ نہیں کیا ہے بلکہ آپ فرماتے ہیں:

’’یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ ﷺ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو پس اس بناء پر میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی‘‘۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

قارئین کرام! حضرت ملاّ علی قاری رحمہ اللہ کے جس ادھورے حوالہ کو پیش کر کے سلیم چشتی نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ ختم نبوت سے اُمتی نبی کے بھی نہ آنے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ یہ دلیل سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ نیچے ہم حضرت ملا علی قاریؒ کا ایک اور حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ جماعت احمدیہ جس عقیدہ ختم نبوت کی قائل ہے ٹھیک وہی حضرت ملا علی قاریؒ کا بھی عقیدہ ہے۔ آپ اپنی کتاب ’’الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ‘‘ کے صفحہ ۱۹۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔

لَوْعَاشَ اِبْرَاھِیْمُ وَصَارَنَبِیًّا وَکَذَا لَوصَارَ عُمَرُ نَبِیًّا لَکَانَ مِن اَتْبَاعِہٖ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ کَعِیْسٰ وَالخِضْرَ وَاِلْیَاسَ عَلَیْھِمُ السَّلَام فَلاَ یُنَاقِضُ قَوْلُہٗ تَعَالیٰ (خَاتَمَ النّبیین) اِذَا الْمَعْنٰی اَنَّہٗ لَا یَاتِیْ نَبِیٌّ بَعْدَہٗ یَنْسِخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنَ مِنْ اُمَّتِہٖ۔

ترجمہ: اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے نیز حضرت عمرؓ بھی نبی بن جاتے تو وہ دونوں حضرت عیسیٰؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت ﷺ کے تابع نبیوں میں سے ہوتے۔ پس حدیث لَوْعَاشَ اِبْرَاھِیم لَکَانَ صِدِّیْقًا نبیًّا۔ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبین کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبین کے تو معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو‘‘۔

کہئے سلیم چشتی صاحب! اب بھی کیا آپ حضرت ملاّ علی قاریؒ پر بے بنیاد من گھڑت بہتان لگانا چاہیں گے۔ ملا علی قاری صاحب کا مذکورہ حوالہ صاف طور پر بتا رہا ہے کہ ان کے زبانی دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالا جماع یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالا جماع کفر ہے، کا حقیقی مطلب کیا ہے......؟ پس آپ کی صاف مراد ہے کہ جو دعویٰ نبوت کفر ہے وہ شرعی نبوت کا دعویٰ ہے ورنہ آپ اس نبوت کے قائل ہیں جو شریعت کو منسوخ کرنے والی نہ ہو۔

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ و تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

قارئین کرام! شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ کے عقیدہ کے برخلاف سیاق وسباق سے تحریف کرکے آپ نے الیواقیت الجواھر کا جوحوالہ اپنی چٹھی میں پیش کیا ہے، وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے الیواقیت الجواھر کا مکمل مطالعہ کرنا بھی گوارا نہ کیا بلکہ اعتراض برائے اعتراض کرکے مکھی پر مکھی ماری ہے۔

قارئین کرام! شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ کا عقیدہ صد فیصد جماعت احمدیہ کے عقیدہ ختم نبوت کے مطابق ہیں آپ اپنی کتاب ''الیواقت الجواھر'' میں فرماتے ہیں:۔اِعلَم اَنّ النبوۃ لَمْ تَرْتَفِعْ مُطْلَقًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ارْتُفِع نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْع فَقَطْ فَقَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی وَلَا رَسولَ بَعْدِیْ اَیْ مَاثَمَّ من یَشرُعُ بَعْدِیْ شَرِیْعَۃً خَاصَّۃً''۔

(الیواقیت والجواھر جز۲۔صفحہ ۳۹)

حضرت امام عبد الوھاب شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جان لوکہ مطلق نبوت بندنہیں ہوتی ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لَاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص شریعت خاصہ کے ساتھ تشریعی نبی نہیں ہوگا۔

پس امام عبدالوہاب شعرانی کا جوحوالہ سلیم چشتی صاحب نے پیش کیا ہے،تو ہمارے اس پیش کردہ حوالہ کی روشنی میں اس کا مطلب بھی بالکل وہی ہے اور ملا علی قاریؒ کے ہر دوحوالہ جات سے تطبیق کی گئی ہے۔ بصورت دیگر صاف ماننا پڑے گا کہ ان بزرگوں کے کلام میں نعوذ باللہ تضاد بیان ہے۔ جہاں تک آپ کے حضرت امام غزالی کے حوالے کا تعلق ہے تو اُسے بھی حضرت ملاعلی قاری اور حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ حوالوں کے سیاق وسباق میں دیکھیں!

سلیم چشتی صاحب! کیا اب بھی آپ کو اپنے غلطی پر ہونے کا ثبوت نہیں ملا۔ باوجود حق کو جاننے کے چھپانے کا گناہ کرنا، اور پھر فعل قبیح یعنی جھوٹ بولنے کے آپ مرتکب ہورہے ہیں اور اپنے جھوٹ کو ثابت کرنے کیلئے اب بزرگان اُمت پر اپنی مرضی کے موافق افتراء عظیم کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سچ تسلیم کرے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

امت کے اکثر بزرگان لا نبی بعدی کی حدیث کے متعلق یہی عقیدہ رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا نبی بعدی سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد شریعت والی نبوت مکمل طور پر بند ہے لیکن غیر شرعی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ چنانچہ عربی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب الفتوحات المکیۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں کہ:

فَاِنَّ النُّبُوَّۃَ الَّتِیْ اِنْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھِیَ النُّبُوَّۃُ التَّشْرِیْعُ لَا مَقَامھَا فَلَا شَرْعً یَکُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ حُکْمِہٖ شَرْعًا آخرَ وَھٰذَا معنی قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃُ قَدْ انْقُطَعَتْ فَلاَ رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ۔ (قندیل صداقت صفحہ ۲۰۶)

ترجمہ: حضرت امام محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں'' وہ نبوت جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے منقطع ہوگئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت اب کوئی شرعی نہ ہوگی جو آنحضرتؐ کی شرع کی ناسخ ہواور نہ آپ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہوگی اور یہی معنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ نبوت اور رسالت منقطع ہوگئی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ یعنی مراد آنحضرتؐ کے اس قول سے یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نہیں نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

قارئین! جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام صاف لفظوں میں اور علی الاعلان دعویٰ کرتے ہیں کہ:۔

''میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر، ہواُس کو دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں''۔

(تقریر واجب الاعلان ۲۳/اکتوبر ۱۹۹۱ء)

اس اعلان کے ہوتے ہوئے بھی سلیم چشتی جیسے علماء اعتراض بھری تحریرات اور چٹھیاں لکھنے سے باز نہیں آتے اور عوام کو یہ مغالطہ دینا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے۔

وَلا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

پراعتراض:۔

سلیم چشتی صاحب اپنی چٹھی میں لکھتاتے ہیں کہ''حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہیں لہٰذا کسی بھی طرح حضرت عائشہؓ کے اثر (یعنی قُوْلُوْا خَاتَمَ النَّبِیّنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ: ناقل) سے لانبی والی حدیث کو کمزور یا غیر صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا''۔(چٹھی مذکورہ صفحہ ۳)

اس ضمن میں ہم سلیم چشتی صاحب سے سب سے پہلے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا اکابرین ملت جن کے کئی حوالہ جات پہلے دئے جاچکے ہیں اور آپ ہفت روزہ بدر میں بھی پڑھ چکے ہیں، کیا اُن کے علم میں حدیث لا نبی بعدی نہ تھی یا نعوذ باللہ عہد حاضر کے علماء سے وہ کم متقی اور کم علم تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد کے باوجود کہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکے گا یہ مسلک اختیار کریں کہ صرف نئی شریعت لانے والے نبی کا آنا ممکن نہیں ہے البتہ امتی یا تابع نبی کا آنا جائز اور ممکن ہے۔

اس کے بعد ہم اس حدیث کے بارے میں چند بزرگان ملت کے ارشادات پیش کرنا چاہتے ہیں جو اِس مضمون پر فیصلہ کن اور بحث کوختم کرنے والے ہوں گے۔ بشرطیکہ سلیم چشتی صاحب تقویٰ اور سچائی سے ان حوالہ جات کو پڑھیں۔

حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ قُوْلُوْاِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَأءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ (درّ منثور جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۰۴)

یعنی اے لوگو! یہ تو کہا کروکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں مگر یہ نہ کہا کروکہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

سلیم چشتی صاحب نے نہایت دھٹائی اور مکاّری سے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کو غلط قرار دیا ہے حالانکہ اُمت کے کئی اکابرین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے فرمان قُوْلُوْ اِنَّہٗ خَاتَمَ الْاَنبِیاء وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ترجمہ: تو کہو کہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ مت کہو کہ آپ کے سوا کوئی نبی نہیں آئے گا کی تصدیق کی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الامام حضرت ابن قتیبہ (متوفی ۲۶۷ھ) سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لَیْسَ ھٰذَا مِنْ قَوْلِھَا نَاقِضًا بقَوْلِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَ نَّہٗ اَرَادَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ یَنسِخُ مَاجِئْتُ بہٖ۔(تاویل مختلف الاحادیث صفحہ ۲۳۶)

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا) کا یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لَا نَبِیَّ بَعْدِی کے مخالف نہیں کیونکہ حضور کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کو منسوخ کردینے والا ہو۔

۲۔ برصغیر ہندوپاک کے مشہور محدث اور عالم حضرت امام محمد طاہر متوفی ۹۸۶/ ۱۵۷۸ء حضرت عائشہؓ کے اس ارشاد کی تشریح فرماتے ہوئے مجمع الجار میں لکھتے ہیں: (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

''ھٰذَا نَاظِرّ اِلی نُزْولِ عِیْسیٰ وھَذا اَیْضًا لَا یُنَافِی حَدِیْث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَ نَّہٗ اَرادَ لَانِبِیَّ یَنْسِخُ شَرْعَہٗ۔

حضرت عائشہؓ کا یہ قول اس بناء پر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت نبی اللہ نازل ہونا ہے او یہ قول لا نبی بعدی کے خلاف بھی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ آپؐ کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت منسوخ کردے۔

اُمید ہے کہ سلیم صاحب آپ کو اب لا نبی بعدی کے معنی سمجھ آگئے ہوں گے یا پھر مندرجہ بالا بزرگانِ ملت بھی آپ کے نزدیک کافر و زندیق ٹھہرتے ہیں......؟ پس سلیم چشتی بجائے حضرت عائشہ کے فرمان کو غلط ثابت کریں کہ اپنی غلطی کا اقرار کریں اور بجائے یہودیانہ تحریف کے توبہ واستغفار کرکے خدا کے مامور پر ایمان لائیں۔ مولوی سلیم چشتی نے لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ آنحضرتؐ نے تیس جھوٹے نبیوں کے آنے کا ذکر فرمایا تھا اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب بھی اُن جھوٹے نبیوں میں سے ہیں۔(نعوذ باللہ) اس کے ثبوت کے طور پر وہ حضور کی تحریر کو پیش کرتے ہیں۔قبل اس کے کہ تحریر کی صداقت بتائی جاتی یہ جان لینا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیث تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے آنے سے بہت قبل ہی پوری ہوچکی ہے۔

تفصیل اس امر کی یہ ہے کہ صحیح مسلم کی شرح اکمال الاکمال حضرت بانی سلسلہ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی آمد سے تقریباً ساڑھے چارسو سال قبل لکھی گئی تھی اور اس کے مصنف کی وفات ۸۲۸ھ میں ہوگئی تھی۔ وہ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

ھٰذَا الْحَدِیْثُ ظَھَرَ صِدْقُہٗ فَاِنَّہٗ لَوْعُدَّمَنْ تنبَّامِنْ زَمَنِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی الاٰنِ لَبَلَغَ ھَذَا الْعَدَدُ ویَعرِفُ ذٰلِکَ مَنْ یُطَالِعُ التارِیْخَ۔

(اکمال الاکمال مصری جلد ۷ صفحہ ۴۵۸)

ترجمہ: اس حدیث کی سچائی ظاہر ہوچکی ہے۔ اگر آنحضرتؐ کے زمانے سے آج تک نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کو گنا جائے تو یہ تعداد پوری ہوچکی ہے اور جو شخص تاریخ کا مطالعہ کرے گا وہ جان لے گا۔ دوسرا تائیدی ثبوت اس بات کا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل ہی یہ تعداد پوری ہوچکی ہے۔ وہ علامہ قسطلانی کا ہے۔ علامہ صاحب موصوف اپنی مشہور کتاب مواہب اللدنیہ میں لکھتے ہیں:

قَالَ الْقَاضِیْ عِیَاضُ ھذا الْحَدِیْثُ قَدْ ظَھَرَ صِدْقُہٗ فَلَوْعُدَّمَنْ تَنَبَّأَ مِنْ زَمَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی الْاٰنِ مِتَنْ اشْتُھِرَ بِذٰلِکَ لَوَجَدَ ھٰذَا الْعَدَدُ وَمَنَ طَالعَ کَتَبَ التَّارِیْخَ عَرَفَ صِحَۃَ ھٰذَا۔

ثلاثون کذّابون کی حقیقت:

(مواھب اللدینہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۲)

''یعنی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اِس حدیث کی صداقت ظاہر ہوچکی ہے کیونکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک معروف جھوٹے مدعیان نبوت کی گنتی کی جائے تو یہ عدد پورا ہوجاتا ہے اور جو شخص کتب تاریخ کا مطالعہ کرے گا اُس پر اس قول کی صحت ظاہر ہوجائے گی۔''

قارئین! اصل بات یہ ہے کہ سلیم چشتی جیسے لوگ عوام کو دھوکہ دینے کیلئے احادیث کے غلط معنی پیش کرتے ہیں۔ اور حسب عادت استہزاء کا طریق اختیار کرتے ہیں۔ تیس دجال والی حدیث کے اصل الفاظ پر غور کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

سَیکُوْنَ فِیْ اُمَّتِی ثَلَاثُوْنَ کَذَّابُوْنَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثَلَاثُوْنَ وَجَّالُوْنَ) کُلّھُمْ یَزْعُمُ اِنَّہٗ نَبِیّ وَاَنَا خاتَمَ النَّبِیّنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ''یعنی عنقریب میری اُمت میں تیس کذاب اور دجال پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ

کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میں تو خاتم النبین ہوں میرے بعد (یعنی میرے مقابل پر) کوئی نبی نہیں۔

اس حدیث کے بارے میں ایک بات سب سے اوّل یاد رکھنی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّنَ اور لَا نَبِيَّ بَعْدِی کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور اس سے ایسے مدعیان نبوت مراد ہیں جو آنحضرت ﷺ کی شریعت منسوخ کردیں اور آپ کی نبوت کو کاٹ کر کسی نئے دین اور نئی شریعت کے لانے کے مدعی ہوں۔ پس بانی سلسلہ احمدیہ کا معاملہ ہر صورت میں اس حدیث کے نیچے نہیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ فرمایا کہ میری اُمت میں تیس دجال اور کذاب پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے لیکن یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال اور کذاب ہوگا۔ ان دونوں باتوں میں بہت بھاری فرق ہے اور کوئی عقلمند انسان انہیں ایک قرار نہیں دے گا۔

خود بانی سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے سامنے یہ اعتراض پیش کیا گیا اور آپؑ نے اس کا جواب مندرجہ ذیل بیان فرمایا:

’’بعض نیم مُلا میرے پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ تم میں تیس دجال آئیں گے اور ہر ایک اُن میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ ان کا جواب یہی ہے کہ اے نادانو! بدنصیبو! کیا تمہاری قسمت میں تیس دجال ہی لکھے ہوئے تھے (اور کوئی سچا مصلح تمہارے لئے مقدر نہیں تھا) چودھویں صدی کا خمس بھی گزرنے پر ہے اور خلافت کے چاند نے اپنے کمال کی چودہ منزلیں پوری کرلیں جس کی طرف آیت والقمر قدرنہ منازل بھی اشارہ کرتی ہے اور دنیا ختم ہونے لگے مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ شاید وہ تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گا اے نادانوں! وہ دجال جو شیطان کہلاتا ہے وہ خود تمہارے اندر ہے۔ اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے۔ آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس کہ وہ جو میری طرح موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اُس کا نام بھی خبیث یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا۔

فَالْقُلُوْبُ تَشَابَهَتْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ)

(ریویو بر موقع مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۷)

اس وضاحت کے بعد مولوی سلیم چشتی صاحب کا اس حدیث کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام پر چسپاں کرنا انتہائی درجہ کی جہالت اور نادانی ہوگی۔ اگر حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ میں (بقول مولوی سلیم چشتی) جھوٹے ہوتے تو اللہ تعالیٰ خود انہیں ہلاک کردیتا حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری، نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہر یار

مولوی سلیم چشتی صاحب! آپ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کو (نعوذ باللہ) جھوٹا ثابت کرنے کیلئے جس حدیث کو بنیاد بنایا ہے وہ تو کب کی اپنی صداقت پوری کرچکی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اس حدیث کے مصداق اس لئے نہیں ہوسکتے کیونکہ آپ شرعی نبی ہونے کے قابل نہیں۔ کیا اب آپ خود جھوٹے ثابت نہیں ہوجاتے......؟

مولوی سلیم چشتی صاحب نے بانی سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر جھوٹ کا الزام لگانے کیلئے آپ کی تحریر کو بطور نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ حضور کی مندرجہ ذیل تحریر:

’’تاریخ دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا۔‘‘

(پیغام صلح صفحہ ۲۷ روحانی خزائن صفحہ ۴۶۵؍ ۲۳)

پیش کرکے اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے جھوٹ سے کام لیا ہے۔

جواب: قارئین کرام! یہ اعتراض دراصل مولوی سلیم چشتی کی کج فہمی کا زندہ ثبوت ہے اور اس بات پر گواہ ہے کہ مولوی سلیم نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا مطالعہ نہیں کیا ہے بلکہ گذشتہ مولویوں کے اعتراضات ہی پیش کردیئے ہیں۔

آیئے! اب اس اعتراض کا جواب دیکھیں۔

آج سے تقریباً چار صدیاں قبل مصر کے مشہور و معروف مورخ اسلام علی بن ابراہیم (۹۷۵ھ۔ ۱۰۴۴) نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ’’سیرت حلبیہ‘‘ کے نام سے چار جلدوں میں تصنیف فرمائی ہے۔ جس کا ترجمہ جناب مولوی قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند نے کیا ہے اُس میں تحریر ہے کہ

’’ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپؐ کی عمر اس وقت دو ماہ ہوچکی تھی اور آپ پالنے میں جھولتے تھے جب آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ علامہ سہیلی نے روض الانف ہی لکھا ہے کہ اس قول پر اکثر علماء کا اتفاق ہے۔

(سیرۃ حلبیہ اردو جلد اوّل صفحہ ۱۷۰ اشائع کردہ کتب خانہ قاسمی دیوبند)

قارئین کرام! اب آپ خود اندازہ لگالیجیے کہ مولوی سلیم چشتی نے کس طرح تاریخ کا مطالعہ کئے بنا یہ اعتراض برائے اغراض پیش کردیا ہے۔

آخر میں ہماری یہی دعا ہے کہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جس مہدیٔ برحق کے آنے کی خبر دی ہے، اللہ کرے اُمت مسلمہ اسے جلد از جلد قبول کرے۔ ان کے سینے قبول حق کے لئے کشادہ ہوجائیں وراس مسیح اور مہدی پر ایمان لاکر امت امن و امان کے حصار میں داخل ہوجائے۔ (آمین)

☆☆☆

ہفت روزہ بدر
کے مضامین اور مختلف کالموں کے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں
badrqadian@rediffmail.com

(بقیہ: رپورٹ حضور انور دورہ یورپ مارچ/اپریل **از صفحہ ۱۶**)

جہاں سب سے پہلے ایک بڑے کمرے میں ایک سکرین پر کفن کے بارہ میں تعارفی فلم دکھائی گئی۔ جس میں ہر عکس کے بارہ میں ساتھ کے ساتھ بتایا گیا کہ یہ کس عضو کا عکس ہے۔ Close up کر کے بتایا گیا کہ یہ چہرہ ہے، یہ ہاتھ ہیں، یہ پاؤں ہیں، یہ جسم کا فلاں حصہ ہے اور یہ فلاں۔ اس کے بعد نمائش کے صدر صاحب نے خود بھی کفن کے متعلق اظہار خیال کیا اور بتایا کہ چودھویں صدی سے تو اس کفن کی تاریخ کا ریکارڈ موجود ہے لیکن بعض شواہد ایسے بھی سامنے آئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پانچویں صدی عیسوی میں یہ کفن کہاں کہاں رہا۔ انہوں نے کہا کہ اسے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس پر کسی بہت بڑے Saint (بزرگ) شخص کا عکس ہے اور اگر اس کپڑے کی تاریخ وغیرہ پر غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا عکس ہے۔ ان کی باتوں کا محترم فاطر ملک صاحب نے اٹالین سے اردو میں ساتھ ساتھ ترجمہ کیا لیکن وہ چونکہ اپنے عیسائی عقیدہ کے مطابق باتیں بتا رہے تھے، اس لئے محترم فاطر ملک صاحب کو ترجمہ کرنے میں الجھن ہورہی تھی۔ چنانچہ انہوں نے آہستہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ تو ٹھیک نہیں بتا رہے۔ اور میں نے جس طرح انہوں نے کہنا ہے اسی طرح ترجمہ کرنا ہے۔ تو حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے آپ اسی طرح ترجمہ کردیا کریں لیکن ساتھ کہہ دیا کریں کہ ’’یہ کہتے ہیں‘‘۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کو ایک چھوٹے کمرے میں لیجایا گیا جہاں چرچ والوں نے کفن مسیح کا ایک 3D ماڈل بنا کر رکھا ہوا ہے۔ اس کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ ماڈل بینائی سے محروم لوگوں کیلئے بنایا گیا ہے تا کہ وہ اس کو ہاتھ لگا کر Holy Shroud کو Feel (محسوس) کرسکیں۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ کو مع قافلہ ایک رستہ سے گزار کر چرچ کے سائیڈ والے دروازہ کی طرف لیجایا گیا جہاں سے حضور انور ایدہ اللہ چرچ کے مرکزی بڑے ہال میں داخل ہوئے۔ اس ہال میں سامنے کی طرف 10/12 فٹ اونچے سٹیج کی طرح کی ایک جگہ پر شیشے کے ایک بہت بڑے بکس یا فریم میں چوڑائی کے رخ ’’کفن مسیح‘‘ کی نمائش کی جارہی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس ڈبے کے اندر بعض گیسز چھوڑی جاتی ہیں تا کہ یہ کپڑا خراب نہ ہو۔ اس ہال میں تین مختلف گلیاں بنی ہوئی تھیں جن میں سے گزرتے ہوئے لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ انہوں نے باقی لوگوں کا کچھ دیر کیلئے ہال میں آنا روک کر اس بکس کے قریب ترین گلی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کے قافلہ کے ساتھ عین اس جگہ کے سامنے قدرے اونچی جگہ پر کھڑے ہوکر کافی دیر تک کفن دیکھنے کا موقعہ مہیا کیا۔ یہ فریم پیچھے سے روشنی پڑنے کی وجہ سے اندر سے کافی روشن تھا جس کی وجہ سے سارے نقوش نمایاں نظر آتے تھے جب کہ چرچ کے اس ہال کے باقی حصوں میں روشنی کافی مدہم تھی۔ اس پلیٹ فارم یا سٹیج کے دونوں طرف یونیفارم میں ملبوس فوجی سیدھی تلواریں سونتے چاق و چوبند کھڑے تھے۔ ان کے علاوہ بھی دونوں طرف کافی سکیورٹی تھی اور انتظامیہ کے لوگ بھی موجود تھے۔ اس دوران ہمارے فوٹو گرافر اور ایم ٹی اے کے کارکنان اس کی تصاویر اور ویڈیو بناتے رہے جس کیلئے انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ کے استفسار پر خصوصی اجازت دی تھی حالانکہ دوسروں کیلئے وہاں اس کی قطعاً کوئی اجازت نہیں اور جگہ جگہ No Photography اور No Flash وغیرہ کے سائن بورڈ آویزاں تھے۔

کفن مسیح کی زیارت کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ شیشے کے Box میں اسے کیسے چپکایا گیا ہے تو محترم فاطر ملک صاحب نے بتایا کہ یہ ایک base پر چسپاں ہے اور اس base کو اس شیشے کے box میں رکھا گیا ہے۔ نیز یہ کہ اس میں خاص قسم کی gases inject کی جاتی ہیں تا کہ اسے نقصان نہ ہو۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کفن مسیح پر ہاتھوں کا عکس نظر نہیں آتا؟ تو محترم صدر صاحب نے بتایا کہ کفن مسیح کے بائیں جانب جسم کے سامنے کی طرف درمیان میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا ہوا نظر آتا ہے۔

اس کی زیارت کے بعد Monsignor Ghiberti نے حضور انور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ اگر آپ Visitor's Book پر دستخط فرما دیں تو یہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہوگی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ان کی یہ درخواست بخوشی قبول فرمائی۔ اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے ساتھیوں کو چرچ کے مین ہال کے ساتھ والے ایک کمرے میں لیجایا گیا جہاں حضور انور ایدہ اللہ نے Visitor's Book پر حسب ذیل طرز اور ترتیب سے دستخط ثبت فرمائے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انگلش میں اپنے دستخط فرمائے۔

Mirza Masroor Ahmad

Head Of Ahmadiyya Muslim Community

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کو اس چرچ کے بالکل قریب واقع Vatican کی ملکیت ایک یونیورسٹی کے تھیالوجی کالج میں لیجایا گیا۔ لیکن اس کے بارہ میں کچھ بتانے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ " کفن مسیح" کی تاریخ اور اس کے متعلقہ دیگر امور کے بارہ میں کچھ باتیں ہدیۂ قارئین کی جائیں۔

کفن مسیح کی مختصر تاریخ

Shroud of Turin یعنی کفن مسیح Linen یعنی السی کے ریشے کا وہ کپڑا ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد اس میں لپیٹ کر ایک کمرہ نما قبر میں رکھا گیا تھا۔ یہ کپڑا اٹلی کے شہر Turin میں 400 سال سے زائد عرصہ سے محفوظ چلا آرہا ہے۔ اس کپڑے کی لمبائی 4.42 میٹر جبکہ چوڑائی 1.13 میٹر ہے اور اس کا وزن تقریباً 2.45 کلوگرام بتایا جاتا ہے۔

مذہبی محققین کے مطابق اس رِدَاء (چادر) کو 40ء میں یروشلم سے اڈیسہ (Edessa) لایا گیا جو ترکی میں واقع ہے اور آجکل عرفہ کے نام سے ایک مشہور شہر ہے اور یروشلم سے تقریباً 400 میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ وہاں اس کو حفاظت کیلئے Keramion نامی ایک جگہ پر رکھا گیا جہاں سے یہ پانچ صدیوں بعد دوبارہ دریافت ہوا۔ اس بارہ میں دو روایات بیان کی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ فارس کے بادشاہ خسرو دوم (خسرو پرویز) نے جب چھٹی

صدی عیسوی کی ابتدا میں اڈیسہ پر حملہ کیا تو اس وقت یہ دریافت ہوا۔ جبکہ دوسری روایت یہ ہے کہ 525ء میں اڈیسہ میں تباہ کن سیلاب کی وجہ سے شہر کی فصلیں کافی زیادہ تباہ ہوگئیں توان کی مرمت کے دوران یہ دریافت ہوا تھا۔ مسلمانوں نے جب ان علاقوں کو فتح کیا تو یہ چادران کے قبضہ میں آگئی اور عباسی خلیفہ المتقی باللہ کے زمانہ میں 331ھ تک ان کے پاس رہی۔

مشہور مسلمان مؤرخ ابن الاثیر نے اپنی تاریخ الکامل میں لکھا ہے کہ 943ء بمطابق 331ھ میں بازنطینی بادشاہ روم Romanous Lecapenus نے عباسی خلیفہ المتقی باللہ سے درخواست کی کہ اگر وہ اَلرُّھَا یعنی اڈیسہ کے گرجا گھر سے حضرت مسیح علیہ السلام کی مقدس رِدَاء یا مندیل ہمیں دیدیں تو اس کے بدلہ میں وہ مسلمان قیدیوں کو رہا کردے گا۔ اس پر علماء اور فقہاء نے متفقہ فیصلہ دیا کہ یہ کفن شاہ روم کو قسطنطنیہ بھیج دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(تاریخ الکامل لابن الاثیر جلد 8 ص 131)

قسطنطنیہ میں اسے تقریباً 1204ء تک مختلف اوقات میں حسبِ ذیل تین جگہوں پر رکھا گیا۔

1.Church of St. Marry Blachernae
2.Hegia Sopia 3.Chapel of Pharas in Boucoleon Palace

1204ء سے تقریباً 150 سال تک یہ کپڑا یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں رہا اور 1352ء کو فرانس کے شہر Lirey میں لایا گیا۔ 1452ء کو یہ متبرک کپڑا نواب Louis Savoy اوّل کو تحفۃً پیش کیا گیا اور 1578ء تک Chambery میں اسی نواب کے خاندان کی ملکیت رہا۔ اسی دوران 1532ء میں چرچ میں جہاں اس کو چاندی کے صندوق میں رکھا گیا تھا آگ لگ گئی اور صندوق کا ایک حصہ آگ کی حدت سے پگھل گیا۔ پگھلی ہوئی چاندی تہہ کئے ہوئے کفن کے ایک کونے پر گری اور کفن کو نقصان پہنچا۔ Chambery کے راہب خانہ کی ایک راہبہ Poor Clare کو اس کی مرمت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس نے جلا ہوا حصہ بڑی احتیاط سے الگ کر کے اس کی جگہ نیا کپڑا سی دیا۔ کفن پر لمبائی کے رخ اوپر سے نیچے تک ڈائمنڈ شکل کے نشان واضح طور پر نظر آتے ہیں جو اس کے جلنے کے بعد مرمت کی نشان دہی کرتے ہیں۔ St. Charles Borromeo کو جب کفن مسیح کی Chambery (فرانس) میں موجودگی کا علم ہوا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ الپس کے پہاڑی سلسلہ کو پیدل کراس کر کے اس کفن کی زیارت کیلئے جائے گا۔ St. Charles کو اس مشقت سے بچانے کیلئے 1578ء میں Emmanuel Fillberto اس کفن کو فرانس سے Turin (اٹلی) لے کر آیا تا کہ St.Charles اس متبرک کفن کی زیارت کر سکے۔ تب سے یہ کفن اٹلی کے شہر Turin میں موجود ہے اور اس کو St. John Baptist نامی کیتھڈرل میں رکھا ہوا ہے۔

ایک دوسری رائے کے مطابق 1204ء میں جب چوتھی صلیبی جنگ ہوئی تو اس وقت اسے فرانس منتقل کر دیا گیا جہاں یہ 1578ء تک رہا۔ اس عرصہ کے دوران 3 اور 4 دسمبر 1532ء کی درمیانی شب اچانک اس جگہ آگ لگ گئی جس سے اس کا کنارہ کچھ جل گیا۔ 1535ء میں جنگ کے سبب اسے پہلے Nice اور پھر Vercellie میں بغرض حفاظت منتقل کیا گیا۔ جہاں سے یہ 1561ء کو دوبارہ Chambery فرانس واپس لایا گیا۔ 1578ء کو میلان کے آرچ بشپ Charles Borromeo کی خواہش پر اس کو زیارت کی غرض سے Turin بھیج دیا گیا پھر یکم جون 1694ء کو مستقل طور پر اٹلی کے شہر Turin کے ایک گرجے میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں یہ 400 سال سے زائد عرصہ سے محفوظ ہے۔ اس کفن پر چار قسم کے نشان نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ ایک کپڑے پر آگ کے نشانات ہیں۔ دوسرے کفن پر دو متوازی لکیریں دکھائی دیتی ہیں جن پر تقریباً 29 تکونے سوراخ دکھائی دیتے ہیں۔ یہ نشان پگھلی ہوئی دھات کے ہیں جو 1532ء میں لگنے والی آگ کے نتیجہ میں کفن پر لگے۔ تیسرے اس پر پانی کے نشان ہیں جو 1532ء میں لگی آگ کو بجھانے میں استعمال کیا گیا۔ چوتھے کفن کے درمیان میں انسانی جسم کے نشانات دکھائی دیتے ہیں جو جسم کے دونوں طرف کی تصاویر پر مشتمل ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کفن میں لپٹا ہوا وجود لمبے رخ پر لیٹا ہوا ہے جبکہ شبیہ مبارک پر بکھرے ہوئے رنگوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ لیٹے ہوئے وجود کو سخت تکلیف سے نجات ملی ہے۔ اس تکلیف کے اثرات ماتھے، ناک، ٹھوڑی اور سینہ پر بڑے گہرے دکھائی دیتے ہیں۔ کفن میں لپٹا ہوا وجود 170 سینٹی میٹر (پانچ فٹ اور سات انچ) لمبا ہے۔ خون کے نشان خاص طور پر ماتھے اور گردن کی پچھلی جانب، بازو، پاؤں اور سینہ کے دائیں جانب نمایاں ہیں۔ ان اعضاء پر خون کے نشان باقی جسم پر لگے نشانوں سے مختلف ہیں۔ یہ سرخ رنگ کے اور سیدھے ہیں۔ ان نشانوں کے کنارے پھیکے نہیں پڑے بلکہ بڑے واضح ہیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہتے ہوئے خون کے نشان ہیں جو کفن پر لگا ہوا ہے۔

بہرحال اس وقت سے اس کفن کو عام طور پر ہر 33 سال کے بعد دکھایا جاتا ہے لیکن یہ کوئی ضروری نہیں۔ اس کے دکھانے کا زمانہ مختلف وقتوں میں تبدیل بھی ہوتا رہا ہے۔ اب تک اس کی 9 دفعہ نمائش لگ چکی ہے اور یہ دسویں نمائش ہے جو آجکل جاری ہے۔ 1898ء میں جب اس کی نمائش ہوئی تو ایک ماہر فوٹو گرافر Secondopia نے اس کی تصویر لی تو اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ تصویر میں کچھ انسانی نقوش ظاہر ہوئے ہیں جو کہ مثبت نقوش ہیں۔ جبکہ تصویر میں ہمیشہ منفی نقوش ظاہر ہوتے ہیں۔ اس بھید نے لوگوں کا شوق بڑھا دیا کہ وہ ان شبیہی نقوش کو دیکھیں۔ لہٰذا 1931ء کو جب اطالوی حکمران کے ولی عہد Umberto کی شادی ہوئی تو اس وقت اس کی نمائش کی گئی اور انتظامیہ کمیٹی نے کارڈینل فوساطی (Fossati) کے ماتحت ایک نہایت ہی تجربہ کار فوٹو گرافر جوزپے انری (Giuseppe Enrie) کا انتخاب کیا جس نے مئی 1931ء کو تقریباً بیس ہزار کینڈل پاور کے بلبوں کی مدد سے اس کی تصاویر کھینچیں تو حیرت انگیز طور پر نقوش اور بھی واضح شکل میں ظاہر ہوئے۔ پھر ان تصاویر پر چھ ماہرین نے تحقیق کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اس کفن پر ظاہر ہونے والی شبیہ نہ تو کوئی پینٹنگ ہے اور نہ ہی اس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل ہے۔ کمپیوٹر کی جدید 3D تحقیق سے بھی یہی بات سامنے آئی ہے کہ کفن پر ابھرنے والی تصویر پینٹ یا عام تصویر نہیں ہے اور یہ امر بھی اس تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس پر خون کے جو دھبے ہیں وہ بہتے ہوئے انسانی خون کے دھبے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس میں لپٹا ہوا انسان لازماً زندہ تھا۔ اس کفن کے Polan پر تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس کا کپڑا فلسطین اور مڈل ایسٹ کے علاقوں سے آیا تھا۔

اس تحقیق نے عیسائی دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کیونکہ یہ ان کے اعتقادات پر ایک کاری ضرب تھی جنہیں وہ گزشتہ 2000 سال سے مانتے چلے آرہے تھے۔ اس پر چرچ تو خاموش ہوگیا مگر دنیا اس راز کو معلوم کرنے کی جستجو میں لگ گئی۔ لہٰذا 16، 17، 18، جون/ 1969ء کو دوبارہ اس کی ایک رنگین تصویر اتاری گئی۔ پھر 23 نومبر 1973ء کو پہلی دفعہ اس کی ٹی وی پر نمائش کی گئی۔ اس کفن کے Turin میں آئے ہوئے 400 سال مکمل ہونے پر 26/ اگست سے 18/ اگست 1978ء کے عرصہ کے دوران اس کی نمائش کی گئی۔ 1988ء میں اس کفن کی عمر کا پتہ لگانے کیلئے نمونے لئے گئے۔ 24/ فروری 1993ء میں کفن کو عارضی طور پر Turin میں چرچ کے انتہائی محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا تا Guarini چرچ کی مرمت کی جا سکے۔ 11 اور 12/ اپریل 1997ء میں جبکہ چرچ کی مرمتیں تقریباً مکمل ہو چکی تھیں تو چرچ میں آگ بھڑک اٹھی۔ کفن کو فائر بریگیڈ والوں نے بچا لیا۔ 14/ اپریل کو کمیٹی نے اس کا جائزہ لیا تو کفن کو ہر لحاظ سے محفوظ پایا۔ 1998ء میں کفن کی تصویر کھینچنے کی سو سالہ تقریب منعقد کی گئی تو اس کی نمائش ہوئی۔ پھر 12/ اگست تا 22/ اکتوبر 2000ء کو Pope John Paul دوئم نے فیصلہ کیا کہ عیسائیت کی گولڈن جوبلی منائی جائے۔ اس موقعہ پر بھی کفن مسیح کی نمائش لگائی گئی۔ بعدازاں جون تا 23/ جولائی 2002ء کو کفن مسیح کے مرمت شدہ پرانے کپڑے کو اتار کر ہالینڈ کے نئے کپڑے سے اس کی پیوندکاری کی گئی اور آجکل 10/ اپریل سے 23/ مئی 2010ء تک اس کفن کو پھر نمائش کیلئے رکھا گیا ہے۔ اور پوپ بینیڈیکٹ (xvi) نے بھی 2/ مئی 2010ء کو اس نمائش میں شرکت کی ہے۔

کیتھولک چرچ کی پوری کوشش ہے کہ جو بھی تحقیق کی جائے اس کا نتیجہ ان کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے اس لئے ہر ہونے والی تحقیق کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔ وہ اس کو اصلی ماننے کیلئے بھی آمادہ نہیں اور دوسری طرف اس کو مقدس سمجھتے ہوئے سنبھالا بھی ہوا ہے اور اس کی باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے اور اس کی زیارت کیلئے دور دور سے آنے والے لوگوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ کاربن 14 کے ذریعہ جو اس کا تجزیہ کیا گیا اس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ یہ کپڑا 1260 سے 1390 عیسوی کے درمیانی عرصہ کا ہے اس سے زیادہ پرانا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دو سال قبل سوئٹزرلینڈ کی مشہور اخبار 20 Minuten میں اس کفن کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ Carbon Dating کیلئے اس کفن میں سے کپڑے کا جو حصہ لیا گیا تھا وہ اس حصہ میں سے تھا جس کو جلنے کے بعد مرمت کیا گیا تھا۔ نیز یہ بھی لکھا کہ اصل کپڑے کا تجزیہ کرنے کے بعد اب ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کپڑا دو سے تین ہزار سال پرانا ہو سکتا ہے۔

اس کفن پر بہتے ہوئے خون کے دھبے ہمارے عقیدہ کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ جب آپ کو کفن میں لپیٹا گیا تو آپ زندہ تھے۔ بہرحال آجکل ہمارے جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی اس کپڑے پر ''واقعہ صلیب سیل'' کے تحت تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی ہر طرح سے نصرت اور راہنمائی فرمائے تا کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحقیق کو دنیا کے سامنے پیش کر کے سچا ثابت کر سکیں جسے آپ نے اپنی لطیف تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کے اندر درج فرمایا ہے۔

اس کفن کی دریافت یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت اور آپ کے مِن جانب اللہ ہونے کا ایک بین ثبوت ہے کیونکہ یہ کفن دونوں مسیحوں یعنی مسیح موسوی اور مسیح محمدی کی ایک اور مشابہت اور مماثلت کو بھی ثابت کر رہا ہے۔ اس مناسبت سے یہاں مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہامی شعر بھی یاد آرہا ہے کہ:۔

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

خدا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار برگزیدہ انبیاء اور رسولوں میں صرف یہی دو رسول اور نبی ایسے ہیں جو اپنے اپنے الٰہی سلسلوں کے آخر پر آئے، اپنے زمانہ کے یہودیوں کے مظالم کا نشانہ بنے اور ایک دوسرے کے مثیل ٹھہرے اور خدا تعالیٰ نے پھر اپنی قدرت خاص سے صرف انہیں دونوں کی تصاویر کو محفوظ رکھنے کے سامان پیدا فرمائے تا کہ وہ دنیا کو یہ دکھا دے کہ جس طرح پہلا مسیح سچا تھا اسی طرح دور آخرین میں آنے والا مسیح بھی سچا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اور تا کہ وہ ان دونوں کے مقدس اور پرنور چہرے سعید فطرت لوگوں کو دکھا کر ان کی آنکھیں بھی ٹھنڈی کرے اور انہیں ایمان و یقین کی حلاوت بھی نصیب فرمائے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

کفن مسیح کی زیارت ہمیں ایک اور مقدس کپڑے کی زیارت کی یاد بھی دلاتی ہے۔ اگرچہ یہ ایک ذوقی نکتہ ہے لیکن کسی قدر ازدیادِ ایمان کا موقعہ بھی فراہم کرتا ہے۔ میری مراد چولہ بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے ہے جس کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آج سے ایک سو سال سے زائد عرصہ پہلے 30/ ستمبر 1895ء کو اپنے دس خدام کے ہمراہ ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے اور چولہ صاحب کی زیارت فرمائی۔ تصرف الٰہی اس میں یہ ہے کہ وہ دن بھی سوموار کا دن تھا اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں جس دن کفن مسیح کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے تو یہ بھی سوموار کا ہی دن تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے میرے پیارے حضور کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ وَ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔

ایک مستشرق سے ملاقات

Duomo سے نکل کر Monsignor Ghiberti نے حضور انور کو میٹنگ کی دعوت دی اور کہا کہ میٹنگ روم کافی بڑا ہے سارے دوست ساتھ آسکتے ہیں۔ اس میٹنگ میں Monsignor Ghiberti کے ساتھ چرچ کے اسلامی علوم کے ایک ماہر مستشرق پروفیسر Don Tino Negri بھی موجود تھے۔ میٹنگ

کے شروع میں انہوں نے حضور انور سے پوچھا کہ آپ کو کیسے مخاطب کیا جائے تو حضور نے فرمایا کہ آپ جیسے مناسب سمجھیں مخاطب کر سکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے صدر صاحب جماعت اٹلی سے پوچھا کہ آپ ان کو کیسے مخاطب کرتے ہیں۔ صدر صاحب نے بتایا کہ ہم "حضور" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں جس کا مطلب His holiness یا اٹالین میں Sua Santita ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اسی Title سے حضور کو مخاطب کریں گے۔ اس کے بعد جناب Ghiberti صاحب نے کہا کہ آپ سے یہاں مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہ کمرہ اگرچہ سادہ سا ہے لیکن خدا کے کلام پر غور کرنے اور اس کی باتیں کرنے کیلئے اچھا موقع فراہم کرتا ہے۔ خدا کی عبادت کرنے والے بہت سے لوگ ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ Dialoge کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کچھ سوال پوچھے جو کیسٹ سے سن کر ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں:۔

جناب Monsignor Ghiberti نے سوال کیا کہ وہ کیا خاص بات تھی جس کی وجہ سے آپ کفن مسیح دیکھنے آئے؟

جواباً حضور نے فرمایا کہ پہلے تو ہمیں نہیں پتہ تھا کہ کفن مسیح کی نمائش لگی ہے۔ یہ تو اتفاقاً میرا پروگرام بنا اور پھر جماعت سے ہمیں پتہ لگا کہ کفن مسیح کی نمائش (انہیں ایام میں) ہو رہی ہے۔ ہم مسلمانوں کے اس فرقہ سے ہیں جن کا یہ یقین ہے کہ یہ کفن مسیح جو ہے حقیقت میں حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے استعمال ہوا تھا۔ لیکن ہمارا نظریہ مختلف ہے۔

ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے برگزیدہ نبی تھے اور جب یہود نے ان کو صلیب پر چڑھایا تو صلیب چونکہ یہودی تعلیم کے مطابق ایک ایسی چیز تھی جو ایک نبی کیلئے مناسب نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو صلیب سے بچا لیا۔ اور ہمارے جو بانیٔ جماعت احمدیہ ہیں، ان کو ہم اس زمانہ کا مسیح موعود مانتے ہیں، انہوں نے یہ نکتہ بیان کیا کہ حضرت مسیح کا علاج کیا گیا تھا اور اس کے بعد ان کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تھی۔ اس لئے ہمیں اس کو دیکھنے میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اس لحاظ سے یہ بڑا متبرک کپڑا ہے لیکن ہمارے نظریہ کے مطابق یہ ان کی موت کا ثبوت نہیں بلکہ ان کی زندگی کا ثبوت ہے۔ بہرحال ہم بھی اس کو اسی طرح متبرک سمجھتے ہیں لیکن نظریہ میں اختلاف ہے۔

اس موقعہ پر مستشرق پروفیسر Don Tino Negri نے سوال کیا کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق عیسیٰ پھر کشمیر میں گئے؟

حضور نے فرمایا کہ جی۔ اور پہلی دفعہ اس بات کو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے Disclose کیا تھا۔ اس کے بعد باقی تحقیق ہوئی ہے۔ انہوں نے (1899ء میں) ایک کتاب "مسیح ہندوستان میں" لکھی تھی۔ اس میں انہوں نے یہ سب کچھ بتایا تھا۔

انہیں پروفیسر صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کا بانیٔ جماعت احمدیہ سے کیا رشتہ ہے؟

حضور نے فرمایا کہ رشتہ تو میرا پڑپوتے (Grandson) کا ہے لیکن اس رشتہ کا اس خلافت سے تعلق نہیں ہے۔ خلافت کے انتخاب کیلئے ہمارا Electroral Collage کا تعین ہوتا ہے۔ جس طرح پوپ کا انتخاب ہوتا ہے۔ بالکل In camera۔ اس لئے 2003ء میں جب ہمارے چوتھے خلیفہ نے وفات پائی تو جو ساری دنیا کے بعض خاص لوگوں میں سے Electroral Collage تھا انہوں نے ایک بند کمرہ میں بلکہ مسجد کے اندر انتخاب کیا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ پہلی دفعہ میرا یہاں آنا ہوا اور اس عرصہ میں شراوڈ کی نمائش بھی لگی ہوئی ہے جو میں نے سنا ہے کہ ہر پچیس سال بعد ہوتی ہے۔ اس دفعہ دس سال بعد کی۔ تو بہرحال اس چیز کو دیکھنے کا بہت شوق تھا اور اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے تو میں نے کہا کہ ضرور دیکھنا ہے۔

یہاں پر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ نمائش کا کوئی فکس ٹائم نہیں۔ کبھی زیادہ ہو جاتا ہے کبھی بہت کم۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اب کتنی جلد دوبارہ نمائش ہونی ہے یا کچھ سال لگیں گے؟ پوپ کے آرڈر پر Depend کرتا ہے یا کوئی اور کرتا ہے؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ پہلے یہ 1933, 1978, 1998, 1889, 1931 2000 کے سالوں میں دکھایا گیا اور اب 2010ء میں دکھایا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کبھی دو سال بعد کبھی تیس سال بعد۔ تو بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا کہ اس کفن کو میں نے بھی دیکھ لیا ہے جو کہ میرا نہیں خیال کہ جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ نے پہلے دیکھا ہو۔

Monsignor Ghiberti نے سوال کیا کہ آپ کے کیا جذبات ہیں جب آپ نے کفن مسیح کو دیکھا؟

اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دیکھیں ایک تو دو ہزار سال پرانی کسی نبی کی ایک شبیہ ہے۔ اور کسی نبی کی آپ کو اصل شبیہ نظر نہیں آئے گی۔ لیکن اس Impression سے ایک چہرے کے Expression اور Features اگر غور سے آدمی دیکھے تو نظر آ جاتے ہیں تو آدمی بڑا محسوس کرتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ایک خاص بندے کی تصویر دیکھی ہے جو 2010 سال پہلے پیدا ہوا اور جو حقیقت کی تصویر ہے۔ لوگوں کے بنائے ہوئے تصورات نہیں ہیں۔

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ گو ہم آپ کے عقیدہ سے اتفاق نہیں رکھتے کہ وہ نبی تھے لیکن ان کو Suffering ہوئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہت زیادہ Suffering ہوئی تھی۔ اور ہم یہی کہتے ہیں کہ ان کو Suffering ہوئی تھی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا Reward دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسرائیل کے جو Lost Tribes تھے (ان کی طرف) کشمیر میں بھیجا۔ جہاں جہاں بھی وہ گئے ہوئے تھے ان سب کو اکٹھا کیا۔ تبلیغ کی تو دنیا میں عیسائیت پھیلی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کو بڑھاؤں گا۔ ان کو عزت دوں گا۔ دنیاوی لحاظ سے ان کو مالا مال کروں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ نے پورا کیا تو اس Suffering کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جو عیسائیت دنیا میں ہے، وہ دنیاوی لحاظ سے بہت اونچے مقام پر پہنچی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو Suffering تو ہوتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ختم کر دیتا ہے بلکہ نوازتا ہے۔ تو عیسیٰ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا اس کے مطابق نوازا۔ اب یہ لوگ (حضور انور نے ان دونوں احباب اور اس بلڈنگ جس میں تشریف فرما تھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) جو اس مقام پر بیٹھے ہیں اور یہ ساری چیزیں اور دنیا میں عیسائیت کی جو بہت زیادہ تعداد ہے۔ ان لوگوں کو اس وقت جو یہ مقام ملا ہوا ہے یہ اسی Suffering کا نتیجہ ہی ہے۔ یہی Suffering جس کے نتیجہ میں ان کو بہت کچھ ملا، ان سے تقاضا کرتی ہے کہ یہ سارے عیسائی حضرت عیسیٰ کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والے عیسائی ہوں اور انہیں (دونوں احباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا) چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر رکھا ہوا ہے، جہاں سے صحیح تعلیم پہنچانے کی ذمہ داری ہے تو میری دعا ہے کہ اللہ کرے یہ لوگ حضرت عیسیٰ کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلا سکیں۔

(ترجمان کی درخواست پر حضور انور نے اپنے جملوں کو دوبارہ دہراتے ہوئے فرمایا کہ) اس Suffering کا نتیجہ ہے جو ان کو یہ مقام ملا یعنی حضرت عیسیٰ کی تعلیم کے یہ علمبردار ہیں۔ اللہ ان کو یہ توفیق دے کہ حضرت عیسیٰ کی جو حقیقی تعلیم تھی اس کو دنیا میں پھیلانے کا حق ادا کر سکیں۔

یہ Suffering ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو آتی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جن کو ہم اس زمانہ کا مسیح موعود و مہدی معہودؑ مانتے ہیں انہوں نے بھی برداشت کی اور آگے ان کی جماعت آج تک برداشت کر رہی ہے۔ اور ہماری جماعت کی ترقی اسی Suffering کا نتیجہ ہے۔

اس کے بعد مستشرق پروفیسر Don Tino Negri نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی دوسرے مذہبوں کے ساتھ کافی تعلق رکھنے والی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں اور مذہب کے معاملہ میں خدا تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ کوئی جبر نہیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ نے سامنے کر کے رکھ دی ہے، جو چاہے مانے، جو چاہے نہ مانے۔ کیونکہ دلوں کو پھیرنا یا دلوں کو کسی خاص کام کیلئے مائل کرنا یہ ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کسی کے اوپر زبردستی نہیں کی جا سکتی۔

(ترجمان کی درخواست پر حضور نے اپنے جملوں کو دوبارہ دہراتے ہوئے فرمایا کہ) مذہب کے معاملہ میں قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت میں بھیجتا ہوں جو چاہے مانے، جو چاہے نہ مانے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام لانے والے ہوتے ہیں ان کا کام پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ اس لئے کسی سے اس بات پر ناراض ہونا کہ یہ کیوں نہیں مانتا، یہ غلط طریقہ ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ انسانیت کی بھی کچھ قدریں ہیں۔ Values ہیں۔ ان کیلئے پیدا کیا ہے۔ علاوہ مذہب کے ان قدروں کو بھی جاننا اور پہچاننا ضروری ہے۔ اگر مذہب کی بنیاد پر آپس میں لڑتے رہیں اور ایک دوسرے کا احترام نہ کریں تو انسانی قدریں گر سکتی ہیں۔ یہ دنیا جو آجکل بدامنی کا شکار ہے، ہم کہتے ہیں کہ تمام مذہب جمع ہو کر دنیا میں امن کو قائم کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مذہب والے کو یہ تعلیم دی ہے کہ تم اس کا پیغام پہنچاؤ۔ خدا تعالیٰ کا پیغام کبھی بدامنی والا نہیں ہو سکتا۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، ہارون، بے شمار نبیوں میں سے چند نبیوں کے نام آئے ہیں۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ ہر قوم میں نبی آئے۔ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت قائم کرنے کیلئے اپنے پاک لوگ بھیجے اور پھر یہ تعلیم دی کہ ہر ایک کی عزت کرنی ہے اور ہم ہر آنے والے نبی کی عزت کرتے ہیں اور یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ہر ایک سے مل بیٹھ کر ایک انسانیت کی بنیاد پر بات کرتے ہیں۔ ہم تو خود ایسے سمپوزیم Arrange کرتے ہیں جس میں ہر مذہب والا آ کے اپنے مذہب کی بات بتائے تو اس طرح مذاہب میں ایک یکجہتی، امن اور بھائی چارہ کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

انہوں نے پھر سوال کیا کہ انگلینڈ میں ایسے سمپوزیم ہوتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ انگلینڈ میں بھی اور جو بیس پچیس بڑے ممالک ہیں ان مختلف ممالک میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے ہم ہر ملک میں مختلف وقتوں میں کرتے ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی ہوتے ہیں، جرمنی میں بھی، کینیڈا میں بھی، امریکہ میں بھی اور افریقہ کے بہت سارے ممالک میں بھی ہوتے ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہر مذہب کا آدمی حضرت آدم کی اولاد میں سے ہے۔ اور آدم کی اولاد کی بڑی عزت کرنی چاہئے کیونکہ ایک دفعہ جنت سے نکالا گیا تو اس میں سے اسے دوبارہ نکل کر دوزخ میں نہیں پڑنا چاہئے۔

مذہبی مدرسے کی لائبریری کی سیر

Monsignor Ghiberti اور مستشرق Don Tino Negri نے حضور کا شکریہ ادا کیا اور اپنے مذہبی مدرسے کی لائبریری دکھانے کیلئے لے گئے۔

لائبریری پہنچنے پر Monsignor Ghiberti نے کہا کہ یہ پہلی بڑی لائبریری ہے جو اس علاقے میں ہے۔ پھر اس نے اٹلی زبان کے لفظ Chau (Ciao) کے بارہ میں حضور انور کے نواسہ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ نے بتایا کہ اس کا مطلب Hello اور Good bye ہے۔ پھر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ اس لفظ کا مطلب "غلام" ہے اور کہنے والا اپنے مخاطب کے سامنے یہ لفظ کہہ کر عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے دریافت فرمایا کہ بائبل کا کتنا پرانا نسخہ آپ کے پاس موجود ہے؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ 1491ء کا نسخہ ہمارے پاس ہے۔

پھر حضور نے پوچھا کہ عہدنامہ قدیم اور جدید کو آپ نے اکٹھا رکھا ہوا ہے یا علیحدہ علیحدہ ہیں؟

Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ دونوں عہدنامے اکٹھے ہیں۔

حضور نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ رومن کیتھولک لوگ Old Testament اور New Testament دونوں پڑھتے ہیں؟

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ جی ہاں۔ ہم دونوں پڑھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ venice کی سیر کے دوران ایک صاحب ملے تھے جو کہہ رہے تھے کہ وہ رومن کیتھولک ہیں اور صرف New Testament پڑھتے ہیں اور مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی تھی۔ بہت اچھی لائبریری ہے۔ کیا آپ کی لائبریری

میں قرآن مجید کا کوئی نسخہ موجود ہے؟

Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ صرف ایک ترجمہ ہے لیکن اس میں عربی عبارت نہیں ہے۔

اس موقعہ پر عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ بائبل کی اصل زبان کیا تھی؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ پرانے عہدنامہ کی زبان یونانی، آرامی اور عبرانی تھی جبکہ نیا عہدنامہ یونانی زبان میں تھا۔

اس پر حضور نے انہیں بتایا کہ ان کا نواسہ لاطینی زبان سیکھ رہا ہے تو Monsignor Ghiberti کہنے لگے کہ میں نے بھی لاطینی سیکھی تھی اور ہماری زبان اٹالین بھی لاطینی زبان کے کافی قریب ہے۔

عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ نے کہا کہ ساری یورپی زبانیں ہی لاطینی سے نکلی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہم آپ کو قرآن کریم کی عربی عبارت انگریزی ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ اور عربی عبارت عربی تفسیر کے ساتھ بطور تحفہ دیں تو کیا آپ ان کو لائبریری میں رکھیں گے؟

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ ہاں ضرور۔ یہ تو ہمارے لئے بہت خوشی اور اعزاز کی بات ہو گی۔ کس کی تفسیر ہے؟

حضور نے بتایا کہ ہمارے دوسرے خلیفہ کی۔

اس پر حضور انور نے مکرم صدر صاحب جماعت اٹلی اور محترم مربی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ پانچ جلدوں میں انگریزی تفسیر اور اسی طرح تفسیر کبیر کے عربی ترجمہ پر مشتمل جلدیں یہاں رکھوانے کا جلد از جلد انتظام کریں۔

اس موقعہ پر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ 1547ء میں پہلا قرآن جس کی چھپوائی ہوئی وہ Venice میں ہے۔

تب حضور نے فرمایا کہ بہت خوشی ہوئی مل کر اور شکریہ کہ آپ نے وقت دیا اور کفن مسیح بھی دکھایا۔

حضور نے مستشرق Don Tino Negri سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا کہ آپ نے اسلام کو Study کیا ہے۔ کہاں سے ڈگری حاصل کی تھی؟

انہوں نے جواباً اٹلی کی کسی یونیورسٹی کا نام لیا اور یہ بھی بتایا کہ انہیں عربی بھی آتی ہے۔

دونوں احباب کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس عمارت سے باہر تشریف لے آئے اور پھر ایک نزدیکی علاقہ میں کچھ دیر پھرے۔ یہاں حضور انور نے محترم عبداللہ سپرا صاحب آف جرمنی کو اپنی طرف بلایا اور پنجابی میں ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ عبداللہ آج کفن مسیح دیکھا ہے؟ تو عبداللہ صاحب بے ساختہ بولے کہ پیارے آقا ہمیں تو اللہ نے زندہ مسیح دیا ہوا ہے ہم نے مردہ مسیح کو کیا کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بھی تو مسیح موعود کی سچائی کا ایک نشان ہے۔ اس پر عبداللہ صاحب نے عرض کیا کہ جی میرے آقا یہ بات تو ہے۔

صدر صاحب جماعت اٹلی کو لٹریچر کے سلسلہ میں ہدایات

اس موقع پر محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے حضور انور کو بتایا کہ Turin شہر میں اگلے ماہ ایک International book fair منعقد ہوگا اور اس میں جماعت احمدیہ اٹلی بھی حصہ لے گی تو حضور نے فرمایا کہ کتابوں کا اسٹاک اکٹھا کریں اور اس معاملہ میں کنجوسی نہ کریں۔ پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس اٹالین میں اتنی کتب ہیں کہ بک فیئر میں حصہ لے سکیں؟ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ بعض فولڈرز اور بروشرز ترجمہ کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اپنے لوگوں کی ضروریات تو پوری کریں۔ لائبریری بنائیں۔ اردو بولنے والوں کیلئے قادیان سے کتب منگوائیں۔ روحانی خزائن کے 100 سیٹ منگوائیں۔ یہ لنڈن سے بھی مل جائیں گی۔

اس کے بعد جب حضور انور نے محترم داؤد صاحب کو اسی جگہ گاڑیاں منگوانے کا ارشاد فرمایا تو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فوراً آگے بڑھے۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آج کے پروگرام کا انچارج کون ہے؟ جب بتایا گیا کہ داؤد صاحب ہیں تو حضور انور نے فرمایا کہ جس کو مقرر کیا گیا ہو وہی انتظام کرے۔ اگر دوسرے اس میں دخل اندازی شروع کر دیں تو بدنظمی پیدا ہوتا ہے اور اس سے Panic پھیلتا ہے۔ تحمل سے کام کرنا چاہیے۔ Team work ہونا چاہیے۔ جو کسی ڈیوٹی پر مقرر ہو اس کو کام کروانا چاہیے اور اسی کو پابند کیا جائے کہ وہ کام کروائے ورنہ خرابی کی صورت میں پھر الزام تراشی شروع ہو جاتی ہے کہ فلاں کی غلطی سے یہ کام خراب ہوا۔

جب گاڑیاں وہاں آ گئیں اور پولیس اسکارٹ بھی پہنچ گیا تو محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے حضور کو بتایا کہ یہاں Turin کی پولیس نے Internet کے ذریعہ جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور انہیں جماعت کے حضرت عیسیٰ کے حوالے سے عقائد کا علم ہے۔ اس طرح ہم San Pietro in Casale کی پولیس سے بھی ملے تھے اس نے بھی جماعت کے بارے میں کافی ریسرچ کی ہوئی تھی۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا کہ میرا UK والا خطاب جو میں نے 20/مارچ کو کیا تھا اس کو ترجمہ کروائیں اور زیر رابطہ افسروں اور اداروں کو بھی دیں اور بک فیئر میں بھی اسے رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جمعہ کے بعد بیٹھ کر کچھ باتیں کرنے کا ارادہ تھا لیکن وقت ہی نہ مل سکا۔ اس کے بعد حضور انور نے محترم صدر صاحب جماعت اٹلی اور محترم مربی صاحب کو تبلیغی اور تربیتی امور سے متعلق بعض ہدایات سے نوازا۔

یہاں یوکے سے آئے ہوئے ایک انگریز جوڑے نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضور نے بخوشی ان کو اجازت دے دی اس کے بعد حضور گاڑیوں کی طرف تشریف لے گئے اور گاڑیاں پولیس اسکارٹ کے ساتھ ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئیں۔ اس سفر کے دوران بوقت ضرورت پولیس نے سائرن بھی بجایا اور سرخ بتی پر رکے بغیر قافلہ کو ہوٹل پہنچایا۔

کفن مسیح کی نمائش کی وجہ سے اس کی انتظامیہ اگرچہ بہت مصروف ہے اور ایک اندازہ کے مطابق ہر پندرہ منٹ کے دوران 800 لوگ کفن مسیح کی زیارت کرتے ہیں لیکن پھر بھی حضور انور کے visit کے بعد وہاں پر Protocol کی انچارج خاتون Mariella Gamba کے ساتھ جب رابطہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ حضور انور کا کفن مسیح کی زیارت کیلئے تشریف لانا اور بعد میں عیسائی پادریوں سے ملاقات کرنا ہم سب کیلئے ایک نہائت ہی خوبصورت تجربہ تھا اور یہ ہم سب کیلئے ایک اعزاز کی بات تھی۔

نیز کہا کہ میں Monsignor Giuseppe Ghiberti اور Don Tino Negri کو اچھی طرح جانتی ہوں اور میں یقین سے کہتی ہوں کہ حضور کے ساتھ میٹنگ کے دوران ان دونوں کے چہروں پر بہت خوشی کے تاثرات تھے اور یہ میٹنگ اور حضور انور کی باتیں اور حضور انور کا انداز ان کیلئے ایک Pleasant surprise ثابت ہوا۔

شام کے وقت مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبلہ کی سمت کے حوالے سے فرمایا کہ یہ کمرہ جس میں ہم نے نماز پڑھی ہے رہائش والے کمرے کے Paralel نہیں ہے؟ بتایا گیا کہ Paralel ہے تو فرمایا کہ میں نے کمرے میں قبلہ چیک کیا تھا وہ تھوڑا کونے میں تھا۔ کیا یہاں قبلہ چیک نہیں کیا تھا؟ محترم مربی صاحب نے عرض کیا کہ چیک تو کیا تھا لیکن چونکہ اس ہال میں Metal بہت زیادہ ہے اس لئے کمپاس نے صحیح طرح کام نہیں کیا۔ اس پر حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا کہ پھر اس کو صحرا میں استعمال کیا کریں۔

عرب احمدیوں سے گفتگو

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Asti اور Turin میں رہائش رکھنے والے عرب احمدیوں سے چند منٹ گفتگو فرمائی۔ ہوٹل میں جس جگہ نمازوں کا انتظام تھا اس کے نزدیک ہی کچھ کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ حضور انور ان میں سے ایک کرسی پر تشریف فرما ہو کر ان عرب دوستوں سے باری باری مخاطب ہوئے۔ ایک عرب دوست جن کی پہلے ملاقات نہیں ہوئی تھی ان سے حضور انور نے پوچھا کہ کب احمدی ہوئے اور کیوں بیعت کی؟ تو انہوں نے بتایا کہ MTA کے ذریعہ سے احمدی ہوا تھا۔ پھر حضور انور نے ان سے شادی کے بارہ میں پوچھا اور نفی میں جواب ملنے پر حضور انور نے انہیں شادی کرنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ احمدیت کو کتنا سمجھتے ہو؟ اس نے بتایا کہ عقائد اور مسائل کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے لیکن نظام کے بارے میں بھی علم ہونا چاہیے۔ محترم مربی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ یہاں آتے رہتے ہیں ان کو نظام کے بارے میں بتائیں اور مجھ سے بھی پوچھ لیں کہ ان کو کیا بتانا ہے، میں آپ کی راہنمائی کر دوں گا۔

ایک دوست نے حضور سے انگوٹھی مانگی تو حضور نے فوراً انگوٹھیاں منگوائیں اور ایک انگوٹھی دعائیں کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ متبرک کر کے ان کو دی اور فرمایا کہ پتلا ہونے کا فائدہ ہے کہ انگوٹھی آ گئی ہے۔ بڑی بڑی میں ساری دے چکا ہوں۔ اس عرب دوست نے کہا کہ اس کی ماں بھی احمدی ہونا چاہتی ہیں تو حضور انور نے فرمایا کہ بیعت فارم پر کروائیں۔ شرائط بیعت سنائیں۔ عورتوں کے ہاتھ پکڑ کر بیعت نہیں ہوتی۔ بس فارم پر کروانا کافی ہے۔ وہاں موجود دوسرے عرب دوست کو دیکھ کر حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں آپ کے پاس پہلے ہی دو انگوٹھیاں ہیں۔ انہوں نے کہا۔ جی حضور! واقعی میں آپ سے دو بار ملاقات کر چکا ہوں اور دو انگوٹھیاں مجھے مل چکی ہیں۔

اٹلی میں غانین احمدیوں کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں سے زیادہ کا تعلق غانا کے اس ریجن سے ہے جہاں لوگوں کو احمدیت کا زیادہ پتہ نہیں۔ بتایا گیا کہ یہ غانین دوست غانین زبان میں ترجمہ کا مطالبہ کرتے ہیں فرمایا کہ تبشیر کے ذریعہ میرے خطبہ کا ترجمہ غانا سے منگوا لیا کریں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ جلسوں پر مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کا کھانا بھی الگ ہونا چاہیے۔ فرمایا ان کا کھانا کیا ہے موٹے چاول اور مچھلی۔ یہ تو ان کے ہی ذمہ لگا دیا کریں کہ وہ خود ہی پکائیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

ضروری اعلان برائے اخبار بدر

محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری، انچارج انڈیا ڈیسک لندن نے اپنے گزشتہ دورہ قادیان کے موقع پر اخبار بدر کے متعلق یہ ہدایت فرمائی ہے کہ ہندوستان کی ہر جماعت میں ایک اخبار بدر جماعت کے لوکل اخراجات پر جاری کرنا چاہئے، جس سے احمدی احباب حضور انور کے خطبہ جمعہ کے علاوہ علمی مضامین اور مرکز قادیان و بھارت کی خبروں و تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں سے آگاہ رہیں گے۔

قبل ازیں اس سلسلہ میں تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع بھجوائی گئی ہے لیکن تاحال صرف چند ایک جماعتوں نے اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لیا ہے باقی جماعتوں کی طرف سے انتظار ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جماعتہائے احمدیہ بھارت کے زونل امراء، امراء جماعت و صدر صاحبان کو دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں فوری کاروائی کر کے دفتر بدر کو مطلع فرماویں۔

☆۔ اخبار بدر کا سالانہ زر اشتراک **صرف -/350 روپے** ہے۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

خریداران اخبار بدر اپنے بقیہ چندہ جات بدر جلد ادا کریں۔ (مینیجر بدر)

ملکی رپورٹیں

قادیان میں عید ملن پارٹی

مورخہ ۱۲ ستمبر کو پانچ بجے سرائے طاہر قادیان میں نظارت امور عامہ کے زیر انتظام جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں شہر کے کونسلر۔ ڈاکٹر صاحبان ۔ پرنسپل صاحبان ودیگر معززین اور مضافات کے سرپنچ صاحبان، معززین اور مختلف علاقوں کے مذہبی وسیاسی لیڈر صاحبان بالخصوص جناب پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ ممبر پارلیمنٹ حلقہ گورداسپور قادیان نے شرکت کی۔

سب سے پہلے عزیز مرشد احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور مکرم گیانی مبشر احمد صاحب خادم استاذ جامعہ احمدیہ نے پنجابی زبان میں اس کا ترجمہ سنایا اس کے بعد عزیز فاتح احمد اوران کے ساتھی طلبا جامعہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے...... میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

گروپ کی شکل میں سنایا۔ بعد ازاں سٹیج سیکرٹری مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تمام حاضرین کو جامعہ احمدیہ میں اس خوشی کے موقعہ پر حاضر ہونے پر خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر بعض معززین نے مختصر رنگ میں اپنے خیالات پیش کئے۔ اور عید کی مبارکباد دی۔

☆...... جناب ترلوک سنگھ صاحب باٹھ چیئرمین ضلع پریشد گورداسپور نے کہا کہ آج عید کا مقدس دن ہے خدا کرے کہ ایسے دن ہمیشہ ہماری زندگیوں میں آئیں جماعت نے خوشی اور اتحاد کا پیغام دیا ہے۔ میں مکہ مدینہ نہیں گیا ہوں لیکن آج جب اپنے مسلمان بھائیوں سے ملا ہوں تو اپنے آپ کو مکہ مدینہ میں محسوس کرتا ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نفرتوں کے بیج سب دنیا سے دور کرے۔

☆ سابق وزیر جناب خوشحال بہل جی کے بیٹے رمن بہل جی سابق صدر بلدیہ گورداسپور سے تشریف لائے ،آپ نے کہا میرا اس جماعت سے دوسری پیڑھی کا رشتہ ہے اور ہمارا لگاتار آنا جانا ہے آج کے سماج میں جو سوچ ، پیغام اور فلاسفی جماعت احمدیہ لے کر چلی ہے اس کی ہمارے ملک کو بہت ضرورت ہے جماعت احمدیہ کے ذریعہ یہاں ہر طرح کے لوگوں کو ہر سال اکٹھے ہونے کا موقعہ ملتا ہے خدا کرے یہ گلدستہ ہمیشہ ترقی کرے۔

☆ ......ڈاکٹر سوامی گووند انند جی سادھو آشرم ہوشیار پور نے کہا کہ خوشی کی بات ہے کہ ہمیں یہ پاک ماحول دیکھنے کو ملا، یہی ہماری نجات کا باعث ہے اس جگہ سب لوگوں کو اکٹھے دیکھ کر خوشی ہوئی۔ مذہبی نفرتوں کی آگ مٹ جائے اور دل محبتوں میں ترقی کرے اس امید سے مبارکباد دیتا ہوں۔

☆ ......فادر تھامس سینٹ فرانسس سکول چرچ بٹالہ نے کہا آج سب کو یہاں دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے مذہب سے ہی اچھی تعلیم ملتی ہے سب کے دل میں محبت ہے اور پیار بانٹنا عید کا مقصد ہے۔

☆ ......گوریندر پال ساگھ گورا ممبر S G P C امرتسر نے کہا جماعت احمدیہ نے سب علاقے اور مذاہب کے لوگوں کو بلا کر اتفاق واتحاد کو بڑھانے کا موقعہ دیا ہے۔ ہمارا شہر مبارکباد کا مستحق ہے خدا کرے دنیا سے نفرتیں دور ہوں۔

☆ ......جناب پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ ممبر پارلیمنٹ حلقہ گورداسپور نے کہا کہ ہم حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے مشکور ہیں۔ قادیان کی پوری دنیا میں اہمیت ہے۔ یہاں آپسی بھائی چارے کی مثال قائم ہے ہر طرح کے سیاسی اور مذہبی لوگ یہاں آئے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ آزادی کے بعد یہاں سے پہلی بار کوئی ایم پی بنا ہے۔ آپ نے بتایا کہ جناب ڈاکٹر منموہن سنگھ صاحب وزیر اعظم نے قادیان تا بیاس ریلوے لائن جوڑنے کے لئے ۲۰۵ کروڑ روپے کی منظوری دے دی ہے اور یہ کام جلد شروع ہو جائے گا۔ ہمارا بھارت ایک جمہوری ملک ہے ہمیں ذات پات اور دھرم وعلاقائی جھگڑوں میں نہ پڑ کر ملک کی سالمیت اور ترقی کے لئے مل کر کام کرنا چاہیئے۔

آخر پر صدر اجلاس نے فرمایا تمام معززین ہماری دعوت پر بڑی محبت سے تشریف لائے ہیں ہم ان سب کے شکر گذار ہیں۔ آج سائنس اور ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے ہر لحاظ سے ترقی ہو رہی ہے اور فاصلے سمٹتے جا رہے ہیں۔ جتنا جتنا انسان آپس میں قریب ہو رہا ہے اتنا ہی خدا سے دور ہوتا جا رہا ہے اور تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ ہر زمانہ میں انبیا تشریف لا کر لوگوں کو خدا کے قریب کرتے رہے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام خدا کی طرف سے سب دنیا کی اصلاح کے لئے تشریف لائے آپ نے اس زمانہ میں خدا سے قریب ہونے کی راہ دکھائی اور خدا اور بندوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی۔ آج کی بدامنی خدا سے دوری کی وجہ سے ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہی پیغام ہے کہ خدا کے بندوں سے ہمدردی کے بغیر خدا سے تعلق بھی قائم نہیں ہو سکتا۔ خدا والا انسان خدا کے بندوں سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ اپنے خطاب میں آپ نے تمام آنے والے مہمانوں کا جماعت احمدیہ کی طرف سے دل کی گہرائی سے ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی تواضع کی گئی۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے انتظامیہ کمیٹی کی نگرانی کی گئی اور احباب کو مدعو کیا گیا مکرم نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ و مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ نے آنے والوں کا خیر مقدم کیا اور ہر ایک سے مل کر ان کا شکریہ ادا کیا۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

حالات حاضرہ:

ہتھیاروں کی عالمی تجارت 60ارب ڈالر

عالمی سطح پر ہتھیاروں کی تجارت 60ارب ڈالر پہنچ گئی ہے۔ 2008 میں دنیا میں اسلحہ کے سب سے بڑے خریدار ملک بھارت ملیشیا، پاکستان اور الجیریا تھے ایک امریکی ویب سائٹ کے مطابق ہتھیاروں کی عالمی تجارت کے چالیس فیصد پر امریکہ کا کنٹرول ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے دس ہتھیاروں کے فروخت کنندہ ممالک میں امریکہ۔ روس، فرانس، جرانی، برطانیہ، سپین، چین، اسرائیل، ہالینڈ، شامل ہیں۔ اگرچہ ہر سال ان کی ترتیب میں فرق آتا رہا ہے لیکن امریکہ ہمیشہ سرفہرست رہا۔ کانگریشنل ریسرچ سروس کے مطابق حالیہ معاشی بحران کی وجہ سے 2009 میں ہتھیاروں کی فروخت میں 8.5 فیصد کی کمی آئی۔ 2009 میں عالمی سطح پر ہتھیاروں کل فروخت 57.5ارب ڈالر کی ہوئی۔ عراق امریکہ سے 13ارب ڈالر کے ہتھیار خریدنے کا پروگرام بنا رہا ہے۔ امریکہ نے 2008 میں 64.4 فیصد اور 2009 میں 45.1 فیصد ہتھیاروں کی فروخت کی۔ رواں سال سعودی عرب کے ساتھ 60 لاکھ ڈالر کے ہتھیاروں کا امریکی معاہدہ ہوا ہے جبکہ امریکہ میں ہتھیاروں کی کل فروخت کی مجموعی رقم بیس ارب ڈالر تک پہنچے گی۔

بھول جانے کی بیماری سے ساڑھے ۳ کروڑ افراد متاثر

برطانیہ میں قائم تنظیم ’’الزائیمرز ڈیزیز انٹرنیشنل‘‘ (ABI) کی ایک رپورٹ کے مطابق نسیانی کی بیماری دنیا بھر میں تین کرو پچاس لاکھ افراد پر اثر انداز ہو چکی ہے۔ جس کے طبی اخراجات پر ہی صرف امسال چھ صد ارب ڈالر کی لاگت آئی ہے۔ نسیان یعنی جمنیشیا زیادہ تر یادداشت، سوچ، رویہ، اور روزمرہ کے کام کاج کی صلاحیت میں رفتہ رفتہ کمی کے باعث پیدا ہوتی ہے۔

امریکہ میں 19 فیصد ہم جنس پرست مرد ایڈز میں مبتلا

ایک سروے میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکہ کے 21 بڑے شہروں میں رہائش پذیر 19 فیصد ہم جنس پرست مرد ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہیں ایک تنظیم کی جانب سے کئے گئے سروے کے مطابق 21 بڑے شہروں میں سے ہر پانچواں ہم جنس پرست مرد ایڈز میں مبتلا ہے اور ان میں سے 44 فیصد افراد اپنی اس بیماری سے لاعلم ہیں۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ 2005 سے 2008 کے دوران ایڈز میں مبتلا ہم جنس پرست مردوں کی تعداد میں 17 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس مہلک مرض کے انتشار کی وجہ تعلیم اور آمدنی کی وجہ بتائی گئی ہے

چین میں طوفان سے 70 لوگ جاں بحق

جنوبی چین کے گوانگ ڈوم صوبہ میں گزشتہ ہفتہ آئے فناپی طوفان سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 70 ہو گئی ہے جبکہ 65 لوگ تا حال لاپتہ ہیں۔ باڑھ سے متاثر صوبوں گاؤ جھو، شنی، یایانگ چونگ میں ہیلی کاپٹر کے ذریعہ اشیاء خوردنی اور ضروری سامان مہیا کیا جا رہا ہے۔ (ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

معاصرین کی آراء:

ضروری ہے کہ زمینی مسائل سے ہٹے نہ نظر

’’اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل، لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دیں۔‘‘

اس شعر کے بالکل برعکث اپنے ملک اور اس کی انتظامی حالت کو کبھی کبھی پاسبان عقل درکار ہو تو اچھا ہے۔ امریکی حکومت کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت دنیا کا تیسرا سب سے بڑا طاقتور ملک ہونے جا رہا ہے۔ دنیا کی اقتصادی نظام کی کمر ٹوٹ گئے ہے تب ہمارے ملک کا سینسکس بازار 20 ہزاری ہوا ہے۔ اُس کی ترقیاتی در اگر منفی نہیں ہے تو وہی غنیمت ہے۔ ہماری ترقیاتی در دو عددوں کے قریب ہے۔ یہ ترقیاتی دور ابھی دو تین دہائیوں تک رہے گا تو یقیناً ہم دنیا کی طاقتوں کی پہلی صف میں کھڑے ہوں گے۔

مگر یہ تبھی ہوگا جب وطن عزیز اپنے ابتدائی چیلنجوں سے لڑ پائے گا۔ ابھی سپر پاور کا خواب بیشک ہمیں میٹھا لگتا ہو مگر بہت سے کڑے سچ اپنا منہ کھولے کھڑے ہیں۔

کامن ویلتھ کھیلوں کے انعقاد میں جس طرح کی لفاظی، بے ایمان، بدعنوانی، کا مظاہرہ ہوا ہے اس نے ہماری عزت کو بہت بڑا دھبہ لگایا ہے۔ بار بار چین سے بہتر ہونے کا دعویٰ کر کے ہم نے اپنے آپ کو بدتر بنا لیا ہے۔ بدعنوانی صرف ان کامن ویلتھ کھیلوں کے انعقاد کی پہچان نہیں ہے بلکہ ملک کی ہر سکیم اور ہر پلان اس بیماری سے متاثر ہے۔ اور اس کو ختم کرنے کیلئے کئی دہائیوں سے مسلسل قسمیں کھائی جا رہی ہیں۔ کشمیر مسئلہ کے حل کے اشارے بمشکل دکھائی دے رہے ہیں، ملک کا ایک بڑا حصہ نکسلیوں کے قبضہ میں ہے۔ ہم نہ تو باہمی بات چیت کے راستے پر آگے بڑھے ہیں اور نہ ہی بزور طاقت کچھ ہو پایا ہے۔

بھکمری کا بدنما داغ ابھی ہمارے ماتھے سے مٹا نہیں ہے اور سڑتے اناج پر حکومت کا سجھاؤ عدالت عالیہ تک کو معلوم ہو گیا ہے۔ ملک کی دارالحکومت دہلی میں ڈینگو بیماری خطرناک شدت اختیار کر چکی ہے۔ دیہاتی صحت انتظامیہ خود بیمار ہے...... صرف تین دنوں میں ہندوستان میں پانچ سال سے کم عمر کے پندرہ ہزار بچے موت کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ان ننھے منے بچوں کی رسائی باوجود علاج مہیا ہونے کے اس تک نہیں ہے۔ خواب بحالت نیند بے شک ہے مگر ان کو پورا تو جاگ کر ہی کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ دہائیوں پرانے مدعے اور مسائل یونہی لٹکتے رہے تو ہمارا خواب خواب ہی رہ جائے گا اور بھارت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ یہ خطرہ مول لے سکے۔

(بشکریہ: دینک بھاسکر جالندھر، ہندی، مورخہ ۲۳ر ستمبر ۲۰۱۰)

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی
بابت سال ۲۰۱۰ء

ہندوستان بھر کے احمدی احباب مرد و خواتین، طلباء و طالبات کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کیلئے امسال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے انعامی مقالہ کیلئے درج ذیل عنوان مقرر کیا جاتا ہے۔ **''اسلام کا پیش کردہ اقتصادی نظام اور اس کے اصول''**

Islamic Economic System

and its Principles

مقالہ لکھنے کے متعلق ضروری امور:

☆......قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں اسلام کے قائم کردہ اقتصادی نظام کے بارے میں مطالعہ کے ذریعہ علم حاصل کریں اور حضرت نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین نے عرب کے ممالک میں اسلامی حکومت کے تحت جو عدیم المثال اقتصادی نظام قائم فرمایا ہے اس کو بھی گہرائی سے Study کریں۔

☆......نیز اپنے مضمون میں یہ بھی بیان کرنے کی کوشش کریں کہ عصر حاضر میں اسلامی اقتصادی نظام کس طرح رائج کیا جا سکتا ہے اور اس اسلامی اقتصادی نظام کے قیام پر کیا فوائد حاصل ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں دنیا میں کس قسم کی تبدیلی پیدا ہوگی اور اس کے نتیجہ میں انفرادی سطح پر/ فیملی سطح پر/ بزنس اور کمپنی سطح پر/ صوبائی سطح پر/ ملکی سطح پر/ عالمی سطح پر کیا فوائد ہوں گے۔ اپنی تحقیق کے ذریعہ اپنے مقالہ کو مزین کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شرائط: ☆......مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ (یہ الفاظ مقالہ نگار کے اپنے ہونے چاہئیں۔ حوالہ جات جو Quote ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہوں گے) ☆......مقالہ اردو، انگریزی، اور ہندی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆......مقالہ خوش خط اور صفحہ کے 2/3 حصہ میں لکھا گیا ہو۔ کاغذ کی پشت پر لکھا نہ جائے۔

☆......اس مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کوئی عمر قید نہیں ہے۔ ☆......مقالہ کے حوالہ جات مستند و مکمل ہوں۔ مثلاً کسی کتاب کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام کتاب، صفحہ نمبر، سن اشاعت مقام اشاعت، پبلشر وغیرہ معلومات درج کئے جائیں۔ ☆......اخبار اور رسائل کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام اخبار، نمبر شمارو تاریخ، ماہ اشاعت، مقام اشاعت، صفحہ نمبر، کالم نمبر، ایڈیٹر و مضمون نگار کے نام وغیرہ معلومات درج کئے جائیں۔ اخبار کی کٹنگ منسلک کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ☆......مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نگار کو از خود مقالہ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆......مقالہ میں اوّل، دوئم اور سوئم آنے والوں کو علی الترتیب /5000 /4000 /3000 روپے نقدی انعام سے نوازا جائے گا۔ ☆......مقالہ ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

MTA INTERNATIONAL

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	رات	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	رات	01-00

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پرورگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال و جواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال و جواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال و جواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال و جواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال و جواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال و جواب	بدھ	صبح	9-15
سوال و جواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطب جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال و جواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدیٰ Repeate'	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	رات	

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگرام میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 7 October 2010 Issue No. 40

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ و اپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

Med ہوٹل سے Turin کے لئے روانگی۔کفن مسیح کی نمائش کے صدر اور پادریوں کی کونسل کے اہم رکن کی طرف سے استقبال اور خصوصی انتظامات کے تحت 'کفن مسیح' کی قریب سے زیارت کا اہتمام۔کفن مسیح کا تعارف اور مختصر تاریخ۔نمائش کے صدر اور ایک اور مستشرق سے ملاقات میں حضرت مسیح ناصری کی زیارت، احمدیت کے تعارف، حضرت مسیح موعودؑ کی آمد جیسے اہم موضوعات پر گفتگو اور سوال وجواب، مذہبی مدرسے کی لائبریری کی سیر۔

صدر جماعت احمدیہ اٹلی کو لٹریچر کی ضروریات اور لائبریری کے قیام کے سلسلہ میں اہم ہدایات۔عرب احمدیوں سے ملاقات

اٹلی میں حضور انور کی مصروفیات کی چند جھلکیاں

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔پرائیویٹ سیکرٹری)

چھٹی قسط

(تسلسل کیلئے دیکھیں بدر مجریہ 12 اگست شمارہ نمبر 32)

19/اپریل 2010ء

سوموار کے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رہائش گاہ (Hotel Med) میں ساڑھے پانچ بجے نماز فجر پڑھائی۔یہ اس جگہ قیام کا آخری دن تھا۔ یہاں سے Turin اور پھر وہاں سے اگلے دن سوئٹزرلینڈ روانگی کا پروگرام طے ہے۔اپنے پیارے امام ہمام کے عشق میں مخمور احباب جماعت الوداعی زیارت اور دعا میں شمولیت کیلئے صبح سے ہی ہوٹل کے آس پاس اکٹھے ہونے شروع ہو گئے تھے۔

جماعت اٹلی سے الوداعی ملاقات

ہوٹل کے باہر کچھ لجنہ و ناصرات اور چھوٹے بچے اور بچیاں ایک طرف قطاروں میں کھڑے ہوکر نظمیں پڑھ رہے تھے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی میزبانی، دیدار اور قربت کا شرف نصیب ہوا۔لیکن ساتھ ہی ان میں سے اکثر چہرے غم جدائی کے تصور سے مرجھائے ہوئے بھی نظر آتے تھے کہ ''جانے پھر کب آویں یہ دن اور یہ بہار''۔ بہرحال سبھی فرقت کے لمحات قریب تر آنے کی وجہ سے افسردہ خیالات اور سوچوں میں ڈوبے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ اللہ ان کے اس محبت واخلاص پر اپنی قدر کی نگاہیں ڈالتے ہوئے انہیں ایمان ویقین میں اور بڑھائے۔آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تقریباً 10:00 بجے باہر تشریف لائے اور ازراہ شفقت پہلے لجنہ و ناصرات اور چھوٹے بچوں کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں کھڑے ہوکر ان کی نظمیں سنتے رہے۔پھر آپ نے حاضر احباب سے مصافحہ فرمایا اور اٹلی کی جماعت اور خدام کی نیشنل مجالس عاملہ نیز دوسرے خدمت کرنے والے کارکنان کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔اس دوران ہوٹل کے دونوں مالک بھی ایک طرف پیچھے کھڑے ہو کر یہ سب مناظر دیکھ رہے تھے اور بے حد متأثر نظر آتے تھے۔جب سب احباب جماعت کے ساتھ تصویریں ہوچکیں تو حضور انور ایدہ اللہ ان کے دلی جذبات کی قدر کرتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اور ہوٹل کی لابی میں لے جا کر ان دونوں کے ساتھ بھی تصویریں بنوائیں۔ان کے ہوٹل میں قیام کے دوران ایسے لگتا تھا کہ گویا انہوں نے اپنے سارے ہوٹل کا کنٹرول جماعتی کارکنان کے ہاتھ میں دیدیا ہوا ہے۔چنانچہ جب بھی ان سے کسی چیز کی بابت بات کرتے تو ان کا جواب یہ ہوتا کہ یہ آپ کا اپنا گھر ہے جو چاہے کرو۔ان کے اسی اخلاص کا نتیجہ ہے کہ ایک دن حضور انور نے عاجز سے فرمایا کہ ہوٹل میں تو ایسے ہی ہے جیسے ہم اپنے گھر میں رہ رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس ہوٹل کے ان دونوں مالکوں کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا فرمائے جنہوں نے ہمارے پیارے آقا کو وہاں اتنا سکھی رکھا اور ان کے ہر آرام کا خیال رکھا۔

قبل ازیں ان میں سے ایک نے مجھے کہا کہ آپ کے حضور تو بہت ہی عظیم شخصیت ہیں اور ہم ان سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ہمیں امید ہے کہ آپ لوگ پھر دوبارہ بھی یہاں آکر ہمارے پاس ٹھہریں گے۔ یہ بات کہنے والے Mr. Eligeno Vacca تھے۔ان کے یہ فقرے محض رسمی کلمات پر مشتمل نہیں تھے بلکہ ان کے دل کی کیفیت کی عکاسی کرتے تھے۔ کیونکہ قبل ازیں جب ان سے ہمارے منتظمین نے حفاظتی ڈیوٹیوں کے بارہ میں بات کی تھی تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ ویسے تو میں سارا دن یہاں موجود ہوں اور سب پر میری نظر ہے اور کوئی میری نعش سے گزر کر ہی ان تک پہنچ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر آپ سکیورٹی ضروری سمجھتے ہیں تو جہاں چاہیں اپنے لوگوں کو کھڑا کریں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ پیارے آقا کے بارہ میں ان کا مذکورہ بالا اظہار ان کی دلی کیفیت کا مظہر تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور انور ایدہ اللہ کی اٹلی سے روانگی کے بعد ہمارے صدر جماعت محترم عبدالفاطر ملک صاحب اور ان کی اہلیہ جب ان کا شکریہ ادا کرنے کیلئے انہیں ملنے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ سب سے مل کر بہت خوش ہیں۔ His Holiness کا یہاں قیام فرمانا ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ انہیں مل کر ہمیں خدا مل گیا ہے۔اللہ کرے کہ خدا حقیقت میں بھی انہیں مل جائے اور خدائے واحد ویگانہ کے مؤحد بندوں میں ان کا شمار ہو۔آمین

Turin کے لئے روانگی

اس کے بعد حضور انور گاڑی کے پاس تشریف لائے اور لمبی اجتماعی دعا کے بعد آپ دس بج کر 20 منٹ پر اپنے قافلہ کے ہمراہ Turin کیلئے روانہ ہوئے جو ہوٹل سے تقریباً 400 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع اٹلی کا تیسرا بڑا صنعتی شہر ہے۔یہ شہر کفن مسیح (Shroud of Turin)، آرٹ گیلریز، گرجا گھروں، عجائب گھروں، پارکوں، باغات اور تھیٹرز کی وجہ سے مشہور ہے۔اس سفر کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے دو عجائب گھروں کا خصوصی طور پر مشاہدہ فرمایا۔ان میں سے ایک تو Museo dela Sindone ہے۔ ٹیورین کا یہ میوزیم Shroud of Turin کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ جبکہ دوسرا میوزیم Museo Egizio ہے جو کہ قاہرہ کے بعد مصری نوادرات کی Collection کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا میوزیم ہے۔

ہوٹل Med سے روانگی کے بعد 208 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے قافلہ 12 بج کر 22 منٹ پر ہائی وے 21 پر Stradella شہر کے قریب AGIP کے پیٹرول پمپ پر 15/20 منٹ کیلئے رکا اور پھر آگے روانہ ہو گیا۔ڈیڑھ بجے کے لگ بھگ ASTI شہر کے قریبی گاؤں Palucco میں ایک پیزا (Pizza) ریسٹورنٹ پر ہم نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کیلئے رکے۔ یہ ریسٹورنٹ ایک مراکن فیملی کا تھا۔ اسی شہر میں رہنے والے تین احمدی مراکن خدام بھی پہلے سے یہاں پہنچے ہوئے تھے۔دو بج کر 40 منٹ پر قافلہ یہاں سے روانہ ہوا اور ساڑھے تین بجے کے قریب ٹورین شہر کے ایک ہوٹل La Meridien Lingotto پہنچا جہاں رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس جگہ پر پہلے Fiat کی کاریں بنانے کی فیکٹری ہوا کرتی تھی لیکن اب اسے ہوٹل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس ہوٹل کے مینیجر Mr. Davide Spriano نے ایک خاتون سٹاف ممبر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

کفن مسیح کی زیارت

کچھ دیر آرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کفن مسیح کی زیارت کیلئے اندرون شہر کی جانب روانہ ہوئے جو کہ ایک بڑے چرچ سے ملحقہ میوزیم میں محفوظ ہے اور جسے Cappella Della Sacra Sindone یعنی Chapel Of The Holy Shroud کہتے ہیں۔

ٹورین کی مختلف گلیوں میں سے گزرنے کی وجہ سے ہماری رفتار کافی آہستہ تھی جس کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فکر کے ساتھ محترم صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا ہم وقت پر پہنچ جائیں گے؟ دیر تو نہیں ہو جائے گی؟ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ کفن مسیح کی زیارت کا انتظام کرنے والی Co ordinater کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے اور انہیں علم ہے کہ چند منٹ کی تاخیر ہو جائے گی۔تو پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مطمئن ہو گئے۔ بالآخر جب قافلہ اس چیپل کے پاس پہنچا تو وہاں پروٹوکال پولیس اور سیکیورٹی کے لوگ موجود تھے۔ان دنوں میں چونکہ کفن مسیح کی نمائش ہو رہی ہے اس لئے لوگوں کی بھی بڑی کثرت تھی جو دنیا بھر کے مختلف ملکوں سے اس مقدس کفن کو دیکھنے کیلئے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔

نمائش کے صدر Monsignor Ghiberti جو وہاں کے پادریوں کی کونسل کے بڑے پادریوں میں شمار ہوتے ہیں، وہ خود اور Coordinator Dottoressa Gamba حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کیلئے چرچ کے باہر کھڑے تھے۔ حضور انور کے تشریف لانے پر Monsignor Ghiberti نے آپ کو خوش آمدید کہا اور پھر پبلک راستہ کی بجائے ایک دوسرے راستہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے قافلہ ممبران کو اندر لیجایا گیا

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)